بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, May 11, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 3.00 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها الذين آمنو انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون ٥ انما يريد الشيطن ان يوقع بينكم العداوة والبغضآء فى الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة ج فهل انتم منتهون ٥ واطيعوالله واطيعو االرسول واحذروا ج فان توليتم فاعلموا انما على رسولنا البلغ المبين ٥

ترجمہ : اے ایمان والو - بہرکیف شراب اورجوا .اوربت اورپانسے (یہ سب) شیطان کے گندے کام ہیں پس ان سے بچتے رہو (ان سے دور ہی رہو ، اور پرہیز کرتے رہو) تاکہ تم نجات پاؤ - بے شک شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور کینہ ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے (غافل کردے) تو کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے (کیا نماز جیسی نعمت کو شراب کے لئے چھوڑ دوگے) اور اللہ کا حکم مانو اور اللہ کے رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو پھر اگر تم روگردانی کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف ہمارا حکم واضح طور پر پہنچا دینا ہے تم اپنے اعمال کے آپ ذمہ دار ہوگے -

سورہ المائدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, May 11, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 3.00 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها الذين آمنو انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه
لعلكم تفلحون ٥ انما يريد الشيطن ان يوقع بينكم العداوة والبغضآء فى الخمر والميسر
ويصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة ج فهل انتم منتهون ٥ واطيعوالله واطيعو االرسول
واحذروا ج فان توليتم فاعلموا انما على رسولنا البلغ المبين ٥

ترجمہ : اے ایمان والو - بہرکیف شراب اورجوا .اوربت اورپانسے (یہ سب) شیطان کے گندے کام ہیں پس ان سے بچتے رہو (ان سے دور ہی رہو ، اور پرہیز کرتے رہو) تاکہ تم نجات پاؤ - بے شک شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور کینہ ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے (غافل کردے) تو کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے (کیا نماز جیسی نعمت کو شراب کے لئے چھوڑ دوگے) اور اللہ کا حکم مانو اور اللہ کے رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو پھر اگر تم روگردانی کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف ہمارا حکم واضح طور پر پہنچا دینا ہے تم اپنے اعمال کے آپ ذمہ دار ہوگے -

سورہ المائدہ

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for the May 1991, session of the Senate of Pakistan.

Mr. Fida Muhammad Khan.
Raja Zafar-ul-Haq.
Syed Abdullah Shah.

I have also received an intimation from the office of the Prime Minister that Mr. Muhammad Ali Khan of Hoti, Senator, has been appointed under the Rules of Procedure as Leader of the House for the ensuing session during the parliamentary year 1991-92. Yes, Abdullah Shah sahib.

FATEHA

Syed Abdullah Shah: Sir, I request through you to the House that we should offer `Fateha` for the departed souls who died in Bangladesh.

جناب چیئرمین : محمد علی خان صاحب ، بنگلہ دیش میں وفات پانے والوں کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ، اس کے ساتھ ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کر دیں گے ۔

Syed Abdullah Shah: And also for those who died in two serious road accidents, one in Sindh, in Mehar, the other one at Muzaffarabad and then for the people who died in a bomb blast in Rawalpindi.

جناب چیئرمین : محمد علی خان صاحب پہلے بنگلہ دیش والوں کے لئے موشن پیش کرلیں ، اس کے بعد دونوں حادثات میں مرنے والوں کے لئے فاتحہ خوانی ہوجائے گی ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, we all know that recent floods have brought tremendous disaster and great misery to our brothers in Bangladesh. This unprecedented cyclone has literally played havoc in that country. As a result hundreds of thousands of people have been perished and over ten million people have been very badly affected. Sir, the people have not only lost their homes and become shelterless there but we understand that the entire infrastructure of that country has vanished into the air overnight. Our hearts bleed in sympathy with our disaster sticken brothers of Bangladesh, and it was in this spirit that our young and energetic Prime Minister visited that brotherly country not only to share grief and sorrow of the people of Bangladesh but also to extend whatever help we could possibly extend at that juncture. For this purpose he also instituted a relief fund for Bangladesh. Believe me, Sir, our Prime Minister was the only head of government throughout the world who visited Bangladesh during their greatest need in order to sympathise with the people and proved to the world that

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

Sir, in order to prove our solidarity with our brothers in Bangladesh I suggest that we should donate at least one month's salary towards that relief fund and I also pray to ALMIGHTY ALLAH to

[Mr. Muhammad Ali Khan]

shower HIS blessings on all those who have been perished in that unprecedented cyclone as well as for the early recovery of those who have been injured in that area. Sir, I suggest that Fateha be offered for those Muslims who have lost their lives in that unprecedented cyclone in Bangladesh as well as the Kashmiri martyrs who are being butchered daily by the Indian occupation forces and in this connection for those innocent people who have been recently killed in a bomb blast in a clinic at Rawalpindi. I would also pray for those people who lost their lives in road accidents. Thank you.

جناب چیئرمین : کیا اراکین سینٹ کو یہ بات منظور ہے کہ اراکین کی ایک ایک ماہ کی تنخواہ بنگلہ دیش کے ریلیف فنڈ میں دے دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جی اب فاتحہ پڑھ لیں -

(اس موقع پر فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ریحان صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے ہیں -

POINT OF ORDER; RE: RECITATION OF THE HOLY QURAN IN THE HOUSE BY THE SENATORS

Dr. Muhammad Rehan: Please permit me to say briefly a suggestion about the Recitation of the Holy Quran in the House. Fortunately all the members in the Senate are Muslims and I am sure everyone among us can read and understand the Holy Quran very well. Will it not be better that instead of calling someone from outside to recite the Holy Quran if a schedule is just made that each one of us turn by turn comes to the desk and then in his own turn recites the

Holy Quran? Will it not be better that instead of bringing someone who is paid or hired.....

جناب چیئرمین : آپ کی تجویز تو بڑی اچھی ہے لیکن یہ ایک رسمی کارروائی ہوتی ہے - قاری حضرات خوش الحانی سے تلاوت کرتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ مناسب بھی ہے کہ یہ ہماری جو روایت چلی آ رہی ہے اسے ہی جاری رکھا جائے -

ڈاکٹر محمد ریحان : جب ہم یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور قرآن پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی خوش الحانی پیدا کریں -

جناب چیئرمین : آپ کی اس تجویز پر غور کر لیں گے -

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین ! میری ایک تحریک التوا ہے - میں اسے ----

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں - اس تحریک التوا کو دفتر میں جمع کروا دیں کیونکہ آج وہی تحاریک التوا ہاؤس میں پیش ہونگی جو ایجنڈے پر ہیں -

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین :اب وقفہ سوالات

سوال نمبر 1 جناب بوستان علی ہوتی -

PUBLIC TRANSPORT IN ISLAMABAD

Q.1. *Mr. Bostan Ali Hoti: Will the Minister for Interior be pleased to state :-

(a) whether there is any restriction on the modles of wagons and Suzuki pick-ups operating in Islamabad; and

[Mr. Bostan Ali Hoti]

(b) the time by which the public transport will start plying for sector G-8/2 Markaz, Islamabad?

Ch. Shujat Hussain: (a) No.

b) At least 5 route permits have been issued to public transport vehicles whith are already plying for sector G-8 (Markaz).

جناب محمد علی خان ہوتی : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سیکٹر جی 8 کے لئے پانچ روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں لیکن عملاً وہاں ایک گاڑی بھی نہیں چل رہی ہے جس سے عوام کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! یہ جو پانچ روٹ دیئے گئے ہیں ان پر گاڑیاں چل رہی ہیں - مین ان کی تفصیل بھی بتا دیتا ہوں - روٹ نمبر 109 جو پاکستان سیکرٹریٹ سے جی 1-10 کو براستہ جی 8 جاتا ہے - دوسرا ہے روٹ نمبر 14 جو ایف 10 سے فیض آباد براستہ جی 8 تیسرا نمبر 119 جو آئی 10 سے پاک سیکرٹریٹ براستہ جی 8 چوتھا ہے روٹ نمبر 105 جو جی 10 سے پاکستان سیکرٹریٹ براستہ آئی اینڈ ٹی سینٹر اور پانچواں ہے روٹ نمبر 103 جو پیرودھائی سے ہاسپیٹل کمپلیکس براستہ جی 8 ہے -

جناب بوستان علی ہوتی : ضمنی سوال - جناب خستہ حال ویگنوں کی وجہ سے اسلام آباد کے ماحول میں خرابی پیدا ہو رہی ہے یا نہیں ، اس کا وزیر صاحب نے جواب نہیں دیا نہ ہی یہ سوال فہرست میں شامل کیا گیا ہے - میرا سوال یہ ہے کہ خستہ حال ویگنوں کی وجہ سے اسلام آباد کے ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! یہ تو سوال ہی نہیں ہے -

جناب بوستان علی ہوتی : یہی میں کہہ رہا ہوں کہ سوال ہی پرنٹ نہیں کیا گیا - یہ نقل میرے پاس ہے میں نے تو دیا ہے -

چوہدری امیر حسین : اب پرنٹ تو مجھے نہیں کرنا -

جناب چیئرمین : وہ وقت یہ بتا رہے ہیں کہ آپ نے جو سوال پوچھا تھا یہ وزارت داخلہ سے پوچھا تھا مگر ماحول کی آلودگی کے بارے میں سوال دوسری ڈویژن سے متعلق تھا لہذا اسے اس سوال میں سے نکالنا پڑا- آپ Environment Division کو ایڈریس کرکے علیحدہ سوال پوچھ لیں -

جناب بوستان علی ہوتی : شکریہ جی -

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 2 جناب بوستان علی ہوتی صاحب -

LOSS SUSTAINED BY PAKISTAN RAILWAYS.

Q.2. *Mr. Bostan Ali Hoti: Will the Minister for Railways be pleased to state:-

(a) the loss sustained by Pakistan Railways from January, 1990 to January, 1991;

(b) the action taken by the Government against the illegal occupants of Railway land;

(c) the number of coaches manufactured annually in Islamabad Carriage Factory; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise or to give on contract some sections of Railways; if so, the details thereof?

Mir Hazar Khan Bijarani: (a) As the financial year in Pakistan is from 1st July to 30th June, the accounts are also maintained accordingly. During the financial year 1989-90 (1st July,

[Mir Hazar Khan Bijarani]

1989 upto 30th June, 1990) the deficit amounted to Rs.2163 million. The accounts for 1990-91 will be closed after the year ends.

(b) For removal of encroachment on Railway land action is taken under the Ordinance of Recovery and Possession of Government Building/Lands 1984, (Amended). The encroachers are served with notices and on their failure to vacate Railway land, assistance of civil police and district administration is sought.

(c) A total number of 1617 coaches were manufactured since the factory went into production. The average number of coaches manufactured was 85 annually.

(d) Yes, proposals to privatise ticketing and ticket checking operations on some sections on Pakistan Railways are being considered for privatisation.

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب کو اچانک اسلام آباد سے باہر جانا پڑا اس لئے اس سوال کو پرسوں کے لئے ڈیفر کر دیا جائے -

جناب چیئرمین : نہیں اصول تو یہ ہوتا ہے کہ اگر وزیر صاحب کو باہر جانا پڑ جائے تو وہ کسی اور وزیر سے درخواست کر جاتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : میں تسلیم کرتاہوں کہ طریقہ کار یہی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہی ہوگا لیکن اچانک ان کو جانا پڑا ہے -

He did not have the time to inform any of his colleagues.

جناب چیئرمین : کوئی automatic system ہونا چاہیئے کہ وہ اگر مطلع نہ بھی کریں تو آخر ان کا دفتر موجود ہے ، وہاں پر سیکرٹری ہوتا ہے ، وہ آپ سے رابطہ کرے کہ یہ دقت پیدا ہوگئی ہے اور وزیر قانون اسکا انتظام کر دیتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : آئندہ احتیاط کریں گے -

جناب چیئرمین : احتیاط نہیں - اس طرح کارروائی غیر سنجیدہ ہو جاتی ہے یہ جو ہو رہا ہے مناسب نہیں ہے - اگلا سوال نمبر 3 جناب بوستان علی ہوتی صاحب -

SINGAPORE AIRCRAFT HIJACKING

Q.3. *Mr. Bostan Ali Hoti: Will the Minister for Interior be pleased to state the time by which the investigation report of Singapore aircraft hijacking will be finalized?

Ch. Shujat Hussain: The investigation is in progress and it will take some more time to finalize. It is difficult to predict exactly how long it will take.

Mr. Iqbal Haider: When the investigations were started in pursuance of the decision of the Cabinet it was stated that the investigations will be completed within eight days. Now, it is more than almost about eight weeks that the investigations are neither completed nor any fixed time has been suggested by the honourable Minister. I would request the honourable Minister to at least specify a fixed date by which the investigations will be revealed to the people.

جناب چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب -

چوہدری امیر حسین : جناب اس میں گزارش یہ ہے کہ ہماری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد تفتیش مکمل کی جائے - جان بوجھ کر تفتیش میں تاخیر نہیں کی جاتی اس میں واقعات کچھ اسطرح کے سامنے آئے ہیں کہ ہمارے ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے وہاں گئے اور کچھ ایسے ملزمان کا وہاں شامل تفتیش کرنا ضروری ہوا جن کے بارے میں تفتیش کے لئے مزید وقت درکار ہے - بہرحال جناب والا ! ہماری طرف سے کوئی جان بوجھ کر تاخیر نہیں ہوگی اور حکومت یہ کوشش کرے گی کہ جلد از جلد تفتیش مکمل ہو جائے -

جناب بوستان علی ہوتی : کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ 26 / اپریل کو ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے نے پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ الذوالفقار تنظیم اس میں ملوث ہے تو کیا اس میں یہ ملوث ہے یا نہیں ؟

چوہدری امیر حسین : چونکہ جناب والا ! کیس زیر تفتیش ہے اور تفتیش کے دوران کوئی ایسی بات کہنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں -

جناب چیئرمین : شکریہ ! جی بوستان علی ہوتی صاحب -

جناب بوستان علی ہوتی : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ذمہ دار ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے نے پریس کانفرنس کیوں کی اور کس کے بل بوتے پر کی اور کس سے پوچھ کر کی ؟ اس تنظیم کو انہوں نے نام لے کر ملوث کیا ہے ؟

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے انہوں نے کہہ دیا ہے لیکن وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ معاملہ ابھی زیر تفتیش ہے اور اسلئے وہ بیان نہیں دینا چاہتے -

جناب بوستان علی ہوتی : میں بھی پوچھ رہا ہوں کہ معاملہ جب زیر تفتیش اور subjudice ہے تو کیوں یہ پریس کانفرنس کی گئی اور ٹیلی ویژن پر بھی وہ پریس کانفرنس دکھائی گئی -

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! ایک تفتیشی افسر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو کوئی fact disclose کر دے - چونکہ وہ تفتیشی افسر تھا اس نے جو کچھ کیا اپنی تفتیش کو بہتر سمجھتے ہوئے کیا - بہرحال میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک قانون دان کی حیثیت سے میری طرف سے ایسی کوئی بات کہنا مناسب نہیں ہے -

جناب چیئرمین : جناب عبداللہ شاہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں -

Syed Abdullah Shah: Sir, if the investigation officer himself is holding somebody responsible before investigation, then what sort of investigation is this. The investigation is to be completed and someone to be pinpointed guilty.

جناب چیئرمین : وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ

As far as the Government is concerned the matter is under investigation.

سید عبداللہ شاہ : وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا کہ As a law knowing
person میں تو کچھ نہیں کہتا - کیا ڈائریکٹر جنرل صاحب کو قانون نہیں آتا This is
what I got from the honourable Law Minister. کہتا ہے میں تو نہیں کہتا
لیکن ڈائریکٹر جنرل نے کہہ دیا - Is D.G. not aware of law?

چوہدری امیر حسین : میں نے یہ گزارش کی ہے کہ تفتیشی افسر کو تفتیش کے
دوران یہ اختیار حاصل ہے کہ جونسا fact وہ مناسب سمجھے اس کو disclose کرے اور
جو facts وہ disclose نہ کرنا چاہے نہ کرے ، یہ میں نے کہا ہے -

Mr. Iqbal Haider: Just on a point of information. May I clarify that the D.G. FIA in his press conference on 26th April admitted to the press that he has found no proof or nexus of this hijacking with Al-Zulfiqar or with PPP.

جناب چیئرمین : یہ تو آپ کا آپس میں اختلاف ہوگیا - عبداللہ شاہ صاحب
کہتے ہیں کہ کہا ہے اور آپ کہتے ہیں نہیں کہا ہے -

سید اقبال حیدر : میں بوستان علی ہوتی صاحب کی بات کا جواب دے رہا ہوں-
انہوں نے یہ غلط بیان دیا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے نے یہ کہا ہے کہ پیپلز
پارٹی یا الذوالفقار کے اراکین سے اسکا تعلق ہے جبکہ اس نے یہ کہا کہ میرے پاس ایسا
کوئی ثبوت نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ اس میں الذوالفقار کا ہاتھ تھا -

جناب چیئرمین : فصیح صاحب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں -

سید فصیح اقبال : جناب وزیر موصوف نے یہاں ہاؤس میں یہ کہا تھا کہ 6
ہفتوں کے اندر ہم رپورٹ اسمبلی میں پیش کریں گے - آج اس واقعہ کو تین مہینے گزر گئے
ہیں اب تک معاملہ زیر تفتیش چل رہا ہے مجھے تو اس پر حیرت ہے -----

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے آپ کا ؟

سید فصیح اقبال : سوال یہ ہے کہ تفتیش کب تک ختم ہوگی ۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ جلدی ہو جائے گی ۔

سید فصیح اقبال : نہیں جلدی نہیں ، انہوں نے کہا ہی کچھ نہیں ۔

جناب چیئرمین : نہیں انہوں نے کہا ہے دوران تفتیش وزیر قانون کے لئے ناممکن ہے کہ یہ کہہ دے کہ یہ فلاں تاریخ تک مکمل ہوگی ۔

It is not possible. So, therefore, he has made a correct statement that as soon as possibly the investigations will be completed.

سید فصیح اقبال : لیکن جب وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہاؤس میں 6 ہفتوں میں وہ رپورٹ پیش کردیں گے تو اس کا نوٹس لیا جانا چاہیئے ۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! جب انہوں نے بیان دیا تو وہ انکے خیال کے مطابق تھا یا جو واقعات اس وقت انکے سامنے تھے اس وقت خیال تھا کہ تفتیش 6 ہفتوں میں مکمل ہو جائے گی ۔ چونکہ کچھ نئے واقعات سامنے آئے ہیں اسلئے تفتیش آگے بڑھ رہی ہے بہرحال کوئی تاخیر نہیں کی جائے گی ، جونہی تفتیش مکمل ہو گی ۔

It will be placed on the table of the House.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 4 اشتیاق اظہر صاحب ۔

HANGING OF CONVICTS

Q.4. *Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Interior be pleased to state:-

(a) the number of convicts and criminals in the country

awarded death sentence by the courts but not executed so far; and

(b) the number of such convicts whose black warrants have been issued but not hanged till now and reason thereof?

Ch. Shujat Hussain: (a) 1305.

(b) 158.

Reasons:

(a) appeals pending with the Supreme Court	133
(b) mercy petitions pending with the Governors of the Provinces.	25
(c) mercy petitions pending with the Presidents.	2
Total	158

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Syed Ishtiaq Azhar: No.

Mr. Chairman: Next question No. 5 - Syed Ishtiaq Azhar.

RE- EMPLOYMENT IN PBC AND PTC

Q.5. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Information

[Syed Ishtiaq Azhar]

and Broadcasting be pleased to state the names of the employees working in the PBC and PTC, separately, given extension in their service with details of their re-employment and the reasons for that, if any?

Shaikh Rashid Ahmed: (i) PTVC.-Not a single PTV employee is working on extension.

(ii) **PBC**.- Mr. Saleem A. Gilani has been re-employed as **D.G/PBC** for one year with effect from 5-9-1990 by the Establishment Division.

سید اشتیاق اظہر : شیخ رشید صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ

"Mr. Saleem A. Gilani has been re-employed as D.G/PBC for one year with effect from 5-9-1990 by the Establishment Division."

میرا سوال یہ ہے کہ کیا متعلقہ کارپوریشن میں کوئی اور آدمی موجود نہیں تھا جس کو ترقی دی جاتی ۔

جناب چیئرمین :جی جناب طارق محمود صاحب ۔

سید طارق محمود : جناب انہیں 5 ستمبر 90 کو appoint کیا گیا تھا ۔ چونکہ وہ پرانے براڈ کاسٹر تھے اسلئے جتوئی صاحب کے دور میں انکو re-employ کیا گیا تھا ۔

سید فصیح اقبال : جناب کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انکے پاس ریڈیو پاکستان میں نہایت تجربہ کار آغا ناصر صاحب تھے جن کو تبدیل کرکے ٹیلیوژن میں رکھا گیا تھا ۔ وہاں انہیں چار مہینے تک او ایس ڈی رکھا گیاہے ۔ کیا وہ گیلانی صاحب سے زیادہ تجربہ کار نہیں ہیں ۔ آپ ایک ریٹائرڈ آدمی کو لائے ہیں اور موجودہ تجربہ کار شخص کو آپ نے لائن حاضر کر دیا ۔

جناب چیئرمین : جی جناب طارق محمود صاحب ۔

سید طارق محمود: جناب یہ کیئرٹیکر گورنمنٹ کے وقت میں ہوا تھا - ہم نے ایسا نہیں کیا -

سید فصیح اقبال : جناب یہ کوئی جواب نہیں ہے کہ یہ کیئرٹیکر گورنمنٹ نے کیا تھا - سوال یہ ہے کہ آغا ناصر صاحب جو بیٹھے ہیں وہ بڑے اچھے براڈ کاسٹر ہیں ان کی پوسٹنگ کیوں نہیں کی گئی -

سید طارق محمود : اسے consider کریں گے -

جناب چیئرمین : جناب عبداللہ شاہ صاحب -

Syed Abdullah Shah: Sir, my submission is that the answer is not complete. Because the question is not as to why he was re-employed, they have also to give reasons but no reason has been given here. Only it has been said that he was re-employed on 5-9-1990. So, the answer is incomplete.

سید طارق محمود : جناب وہ ایک پرانے تجربہ کار براڈ کاسٹر ہیں - ریڈیو میں ان کی ساری زندگی بسر ہوئی ہے اس لئے وہ میرٹ پر آتے ہیں -

Syed Abdullah Shah: Sir, will the honourable Minister let us know about the particulars of his experience and capabilities because he said he is very experienced.

سید طارق محمود : اس کے لئے نیا سوال پوچھ لیں - ابھی تو میرے پاس معلومات نہیں ہیں -

جناب چیئرمین : ویسے ہونی چاہئیں - جب آپ ایک چیز پر انحصار کررہے ہیں یعنی ان کے تجربہ پر تو Then I think you should have the information آئندہ ذرا خیال رکھیں -

Because this does arise from this question. When you base

your answer on this then, I think, it is a relevant question.

جی آپ کہ رہے ہیں تجربہ ہے تو بتایئے کیا تجربہ ہے ۔

Syed Tariq Mehmood: Thank you.

Mr. Chairman: Next Question No. 6, Prof. Khurshid Ahmed.

FACILITIES FOR DISABLED PASSENGERS

Q.6. * Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state:-

(a) the facilities provided by PIA to facilitate disabled passengers; and

(b) whether it is a fcact that disabled/handicapped passenger Mr. Amanullah travelled by PIA from Lahore to Luxembourg via Amsterdam on 4th January, 1991, was not allowed to carry his wheel chair in the plane; if so, its reasons and the action, if any, taken by the Government to stop such lapses?

Lt. Gen. (Retd.) Malik Abdul Majid: (a) PIA provides the following facilities to disabled passengers:-

1. wheel chair.
2. stretcher.
3. special arrangements for boarding and disemabarking disabled passengers.

(b) PIA did not disallow Mr. Amanullah to carry his wheel

chair in the plane. He was taken up to the aircraft on his own wheel chair and after he had been seated on board the aircraft, the wheel chair was brought down and could not inadvertently be put on board the aircraft by PIA staff on duty. The concerned staff has been issued a warning for the lapse.

پروفیسر خورشید احمد : میں دراصل یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ یہ واقعہ اس شخص کے ساتھ پیش آیا جو معذور مگر نہایت ہی اچھا سائنس دان ہے - موصوف یورپ میں ملازم ہے اور اس کی وہیل چیئر جس پر اس کی ہر قسم کی نقل و حرکت کا انحصار ہے اس کے ساتھ جانی چاہیئے تھی - عملے نے یہ جہاز پر نہیں چڑھائی اور وہاں پہنچنے کے بعد اسے کئی دن اسکا انتظار کرنا پڑا - افسوس تو یہ ہے کہ next available flight پر بھی وہ چیئر نہیں بھیجی گئی - کیا وہ بتلا سکیں گے کہ اس نوعیت کے سنگین واقعات کو پی آئی اے کس طرح ہینڈل کر رہی ہے تاکہ آئندہ کے لئے ایسی باتوں کا اعادہ نہ ہو - اس کے بارے میں کیااقدامات کئے جا رہے ہیں -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک : جناب چیئرمین ! پروفیسر صاحب کا سوال بالکل صحیح ہے - یہ حقیقت ہے کہ جب انہیں جہاز پر چڑھایا گیا تو ایسا ہوا - ایسی صورت میں دو باتیں کی جاتی ہیں- ایک تو یہ اکہ معذور افراد پی آئی اے سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں وہیل چیئر یا سٹریچر مہیا کیا جائے- جو حضرات اپنی وہیل چیئر پر آتے ہیں انہیں ان کی وہیل چیئر پر چڑھایا جاتا ہے - اس کیس میں ان کو ان کی اپنی وہیل چیئر سے جہاز میں سوار کرایا گیا - لیکن بد قسمتی سے ، کچھ عملے کی سستی ہے اور کچھ وہ خود اتنی دیر سے وہاں پہنچے کہ جب وہ انہیں وہاں چھوڑ کر کرسی نیچے لائے تو کافی دیر ہو چکی تھی اور جہاز کا ہول سیل ہو چکا تھا اس لئے وہ کرسی اس میں نہیں چڑھائی جاسکی - اس سلسلے میں عملے کے خلاف کچھ ایکشن تو لیا گیا ہے لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ ان کے خلاف اس سے کچھ زیادہ ایکشن لیا جانا چاہیئے -

پروفیسر خورشید احمد : اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ان کو سمجھا دیا جائے - جو ہوا سو ہوا - وہ شخص torture process سے گزرا 6 دن تک وہ پڑارہا اس لئے کہ وہیل چیئر کے بغیر حرکت نہیں کر سکتاتھا - لیکن اس قسم کی واضح ہدایات ہونی چاہیئں - کسی سینئیر کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیئے کہ جو مریض اس قسم کا ہو اس کے بارے میں وہ خود چیک کرلے کہ آیا اس کی وہیل چیئر یا جو بھی اس کی ضرورت کی چیز ہے اس

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے لئے جہاز میں رکھ دی گئی ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا معاملہ ہو جائے تو انہیں چاہیئے کہ جہاں جہاز پہنچ رہا ہے ، وہاں پہلے سے اطلاع دے کر کوئی متبادل انتظام کرائیں ۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا انتظام آج کی دنیا میں ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم تھوڑا سا خیال کریں ۔ یہ پی آئی اے یا کسی بھی ائرلائن کی ذمہ داری ہے کہ اس نوعیت کے مریضوں کی ضروریات کو پورا کرے اور ملحوظ رکھے ۔ آئندہ کے لئے بھی میری درخواست ہے کہ اس سلسلے میں بہت ہی موثر ضابطہ بنایا جائے اور نگرانی کا کوئی نظام وضع کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ سوال نمبر 8 جناب اشتیاق اظہر صاحب ۔

APPOINTMENT OF MR. IFTIKHAR ARIF IN U.K.

Q. 8. *Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:-

(a) whether it is a fact that there is a great resentment in the general public against the appointment of Mr. Iftikhar Arif as Information Minister in the Embassy of Pakistan, U.K.; and

b) whether it is also a fact that he was recommended for a National Award; if so, the name of the authority that recommended him for the said award?

Shaikh Rashid Ahmed: (a) Some articles and news items critical of the appointment have appeared in the Press.

(b) As far as the Ministry of Information and Broadcasting is concerned, Mr. Iftikhar Arif was not recommended for any National Award.

سید اشتیاق اظہر : میرے سوال کا دوسرا حصہ ہے ۔

"Whether it is also a fact that he was recommended for a National

Award;" if so, the name of the authority that recommended him for the said award."

اس اتھارٹی کا نام نہیں بتایاگیا - صرف یہ کہا گیا ہے کہ انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ منسٹری نے ان کا نام recommend نہیں کیا - جواب میں یہ تشنگی ہے -

جناب چیئرمین : کیا طارق صاحب ، آپ بتا سکتے ہیں -

سید طارق محمود : جناب یہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دور میں دیا گیا تھا اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے سفارش کی تھی -

جناب چیئرمین : کیا اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے سفارش کی تھی -

سید طارق محمود : جی ہاں -

سید اشتیاق اظہر : میں یہ پوچھ رہا تھا کہ اب یہ ایوارڈ ان کو دیا جائے گا - یا مسترد کر دیا جائے گا ؟

جناب چیئرمین : وہ تو ان کو مل گیا ہے -

سید فصیح اقبال : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں - اتفاق سے مشیر صاحب نہیں ہیں لیکن انہیں اس کا جواب دینا چاہیئے کہ عارف افتخار صاحب کو کس حکومت نے انفارمیشن منسٹر کے لئے select کیا اور کیا طریقہ کار تھا - کیونکہ یہ پاکستان انفارمیشن سروس کی ریگولر سروس ہے - باہر سے کس طرح یہ آدمی induct ہوا ہے -

سید طارق محمود : جناب موجودہ حکومت نے ان کو وہاں کے لئے منسٹر منتخب کیا ہے کیونکہ یہ بہت اچھے شاعر ہیں اور ان کی خدمات اردو کے لئے بہت زیادہ ہیں - اس لئے ان کو منتخب کیا گیا ہے -

سید فصیح اقبال :اس حکومت نے تو جناب ان کو ایوارڈ دیا تھا - جب ہم بیس ماہ سے یہ چلا رہے تھے کہ باہر سے آدمی نہ رکھے جائیں اور سروس سٹرکچر کو ضائع نہ کیا جائے تو اس پر توجہ نہیں دی گئی - مجھے ان کی قابلیت اور دانشوری کا اعتراف ہے

[Syed Faseih Iqbal]

لیکن کیا ضروری ہے کہ آپ ایک شخص کے لئے پورا اپنا سروس سٹرکچر خراب کریں - انفارمیشن سروس میں اتنے سینیئر لوگ بیٹھے ہیں - دس دس سال سے لوگ جوائنٹ سیکرٹری بننے کے بعد انتظار کر رہے ہیں ان کی پوسٹوں پر آپ باہرسے لوگ لے آئیں تو یہ غلط بات ہے - ویسے تو ماشاء اللہ بڑے اچھے اچھے شاعر یہاں پر موجود ہیں لیکن اس طرح آپ پورا نظام خراب کر رہے ہیں - اگر اس حکومت نے وہ کیا تھا تو آپ کی حکومت نے یہ کیا - میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت غور کرے اور میرا خیال ہے کہ ان کا نام روک دیا گیا ہے - وزیر موصوف کو پوری طرح جواب فراہم نہیں کیا گیا -

سید طارق محمود: جناب سینیٹر صاحب کی یہ بات ہم نے نوٹ کر لی ہے -

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کب سے یہ ہوا ہے کہ منسٹر فار انفارمیشن اور وہ بھی ایک ایسے حساس مقام پر جیسا کہ لندن ہے ، کسی باہر کے شخص کو رکھا جائے - اس کے لئے معیار یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اچھا شاعر ہو - یہ کہاں prescribed ہے یہ مجھے بتا دیں -

سید طارق محمود : جناب وہ اچھے شاعر ہیں - ان کی خدمات بہت ہیں - قابل آدمی ہیں -

پروفیسر خورشید احمد : میں پھر سوال کروں گا کہ اچھے شاعر ہیں ، خدمات بہت ساری ہیں - خدمات تو خاکروبوں کی بھی ہوتی ہیں اور خدمات ان کی بھی ہیں جو فارن لابیز کے behalf پر پاکستان کے خلاف کام کر رہے ہیں اور یہ شہرت بھی ہے کہ اردو مرکز کی کتنی کارروائیاں پاکستان کے ساتھ تھیں اور کتنی دوسرے ممالک کے ساتھ تھیں - یہ ساری چیزیں بھی سامنے ہیں - لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کے objective criteria کیا ہیں - اتنی اہم پوزیشن کے لئے کہ برطانیہ میں انفارمیشن منسٹر مقرر کیا جائے -

سید طارق محمود : جناب یہ میں نے سینیٹر فصیح اقبال صاحب کے جواب میں بھی عرض کیا تھا کہ ہم اسے consider کررہے ہیں - ہم نے پروفیسر خورشید صاحب کی بات نوٹ کرلی ہے - انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے -

جناب بوستان علی ہوتی : جناب جزو (الف) میں وزیر صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی تقرری پر اعتراضات ہوئے ہیں - جب حکومت تسلیم کر رہی ہے تو کیا انہوں

نے کوئی ایکشن لیا ہے اور کوئی انکوائری کی ہے یا نہیں - انہوں نے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ بے شمار اعتراضات ہو چکے ہیں -

سید طارق محمود : جناب یہ پریس میں ہوئے ہیں اور پریس میں بہت کچھ ہوتا رہتا ہے -

Mr. Chairman: Any other question? Yes, Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Please let me know what are the basic qulifications for a person to be appointed as a Minister for Information because this gentleman is said to be only a poet. Is that a basic qualification or there are other qualifications also?

سید طارق محمود : جناب اس کے لئے مجھے نیا سوال دے دیں ، میں ساری تفصیلات بتا دوں گا -

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, I am sorry sir.

جناب چیئرمین : ویسے اس قسم کی پوسٹ کے لئے کوئی کوالیفیکیشن نہیں ہوتی - گورنمنٹ تقرر کرتی ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ گورنمنٹ کا کوئی policy decision ہونا چاہیئے کہ سروس سے لینا ہے یا باہر سے لینا ہے - لیکن یہ کوئی کوالیفیکیشن والی پوسٹ نہیں ہوتی -

سید فصیح اقبال : جناب میں وزیر موصوف صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ نگران حکومت میں یہ سلیکشن ہو گئی تھی - انفارمیشن سروس کی یہ پوسٹ ہے ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا تھا بجز یہ کہ پچھلی حکومت میں یہ ہوا ہے - لیکن اس پر ہم اعتراض کرتے رہے کہ آپ ریگولر پوسٹوں پر باہر سے لوگ نہ لائیں - اگر آپ رکھنا چاہتے ہیں تو بطور مشیر رکھیں - کنسلٹنٹ رکھیں - اور بھی بہت سی پوسٹیں ہیں لیکن یہ سروس کیڈر کی پوسٹ ہے اور مجھے افسوس ہے کہ موجودہ جمہوری حکومت میں بھی وہی باتیں چل رہی ہیں جو پہلے تھیں - ان کو یہ پتہ ہے کہ انفارمیشن منسٹر واشنگٹن کی پوسٹ 6 مہینے سے خالی پڑی ہے - سلیکشن ہو چکی ہے لیکن آپ اسے بھیج نہیں رہے ہیں- آپ باہر سے اس لئے

[Syed Faseih Iqbal]

ایک آدمی بھیج دیں کہ یہ اچھا شاعر ہے تو پاکستان میں دانشوروں کی کمی نہیں ہے۔ بڑے اچھے اچھے سائنسدان ہیں ، بڑے اچھے اچھے شاعر ہیں - آپ یہ کہیئے کہ یہ سٹرکچر ہی غلط ہے -

جناب چیئرمین : فصیح صاحب بھی شعر کہہ لیتے ہیں - آپ بھی شعر کہہ لیتے ہیں مجھے پتہ ہے -

سید فصیح اقبال : شعر کہنا تو صاحب ہم نے آپ کی صحبت میں سیکھا ہے لیکن جہاں تک اس کا تعلق ہے یہ انفارمیشن سروس کی پوسٹ ہے ، منسٹر صاحب یہ جواب دیں کہ حکومت Establishment Rules کو کیوں تبدیل کر رہی ہے کہ باہر سے لوگ رکھے جائیں -

جناب چیئرمین : سوال نمبر 9 ڈاکٹر محمد ریحان -

سید فصیح اقبال : جناب مجھے منسٹر صاحب کا جواب تو سننے دیں -

جناب چیئرمین : اس پر آپ نے بیان دیا ہے - you asked no question آپ نے تو تقریر کی ہے - وہ سن لی ہے -

سید فصیح اقبال : جناب حکومت کے قواعد کے مطابق یہ انفارمیشن سروس کی پوسٹ ہے -

جناب چیئرمین : یہ تو آپ نے بیان دیا ہے what is your question?

سید فصیح اقبال : جناب سوال یہ ہے کہ آیا حکومت نے اس پوسٹ کے لئے قواعد تبدیل کردیئے ہیں -

سید طارق محمود : قواعد تبدیل نہیں کئے ہیں - میں نے دو مرتبہ پہلے کہا ہے اب تیسری مرتبہ پھر کہہ رہا ہوں کہ ہم نے یہ بات نوٹ کر لی ہے اور یہ شکایت جو ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے -

جناب چیئرمین : شکریہ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب نمبر 9

ADVERTISEMENTS TO "PAKHTOON" WEEKLY

Q.9. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the reasons for not giving advertisements to the weekly "PAKHTOON", Peshawar?

Shaikh Rashid Ahmed: As per existing policy government advertisements are released to only those newspapers/periodicals which are borne on the Central Media List. The publications desirous to be placed on the Central Media List are required to get their circulation duly audited by the Audit Bureau of Circulation at the first instance. This periodical has not got its audit done. As weekly 'PAKHTOON', Peshawar is neither on the Central Media List nor it has completed the requirement of ABC Circulation Audit, it is not eligible to receive government advertisements at this stage.

سید فصیح اقبال : جناب والا! یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا پاکستان میں بہت سے ایسے اخبار ہیں جو جس دن نکلے اسی دن سے میڈیا لسٹ پر آگئے ہیں ، ان کو اشتہارات ملے - لہذا یہ جو ہفت روزہ " پختون " پشاور سے نکلا ہے اس کو بھی اشتہارات دینے کے لئے غور کیا جا سکتا تھا - یہ کہنا کہ یہ اے بی سی سرکولیشن آڈٹ کے معیار پر پورا نہیں اترتا مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے -

جناب چیئرمین : آپ کا سوال کیا ہوا -

سید فصیح اقبال : سوال یہ ہے کہ یہ جو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے یہ غلط ہے ، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے ، میں ایسی مثالیں دے سکتا ہوں کہ جس دن سے پرچے نکلے ہیں اسی دن سے ان کو اشتہارات ملے ہیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : اس کا مطلب ہے کہ پسند اور ناپسند کی بات ہو رہی ہے اگر ایسی بات ہے تو بڑی خراب بات ہے اور میرے خیال میں انہوں نے جو جواب دیا ہے ، یہ بالکل غیر تسلی بخش ہے اورغلط جواب ہے ، اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے -

سید طارق محمود : جناب اخبارات کے اشتہارات کے لئے جو معیار ہے اس کے مطابق یا تو اسے سنٹرل میڈیا لسٹ میں ہونا چاہیئے جیسا کہ اس میں انہوں نے لکھا ہے یا اسے اے بی سی سرکولیشن آڈٹ کرانا چاہیئے - اب یہ جس اخبار کا ذکر ہو رہا ہے "پختون" پشاور کا انہوں نے یہ آڈٹ نہیں کرایا - اے بی سی سرکولیشن میں رجسٹر نہیں ہوئے اور نہ ان کا نام آیا ہے اس لئے اس کو consider نہیں کیا گیا - لیکن جہاں تک مجھ کو معلوم ہے علاقائی اخبارات کے لئے کچھ کوٹہ ہوتا ہے اور جب میں بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ جو مقامی اخبارات ہوتے ہیں انکا کچھ نہ کچھ کوٹہ ہوتا ہے اور اس کے تحت اسکو کچھ نہ کچھ اشتہارات دینے چاہئیں - انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ یہ شکایت نہ ہو -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! میں وزیر صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ " نیوز " اخبار جس کی اشاعت کو شروع ہوئے ابھی میرے خیال میں ایک دو مہینے ہوئے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اس کو سرکاری اشتہارات مل رہے ہیں - کیا انہوں نے بھی اپنا آڈٹ کرایا ہوا ہے وزیر موصوف اس پر اپنی رائے دیں -

سید طارق محمود : اگر ان کو اشتہارات مل رہے ہیں تو انہوں نے اس پروسیجر کو پورا کیا ہوگا اور جہاں تک " پختون " اخبار کا تعلق ہے ہم اس کو سنجیدگی سے لیں گے اور اگر یہ کہیں بھی اکاموڈیٹ ہوا تو انشاء اللہ اس کو اکاموڈیٹ کریں گے اور اس کو انشاء اللہ اشتہارات ضرور دیں گے -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا" ! نیوز " اخبار کو اس کی اشاعت کے پہلے دن سے ہی اشتہارات ملے ہیں تو کیا اس ملک میں پسند نا پسند والی بات چلے گی اور وزارتیں بھی یہی کریں گی اور خالی یقین دہانیوں سے کہ یہ ہو جائے گا ، اس طرح سے ہو جائے گا ، بات نہیں بنے گی - میرے خیال میں اس کی پوری تحقیق ہونی چاہیئے اور ایک طریقہ کار کے مطابق ہر کام جاری رکھنا چاہیئے - اس میں اس طرح گربڑ نہیں ہونی چاہیئے -

سید طارق محمود : جناب " نیوز " جس دن چھپا ہے اس کی خاصی سرکولیشن ہے - یہ مجھے معلوم ہے اور انہوں نے آڈٹ بھی کرایا ہوا ہے -

سید فصیح اقبال : جناب والا ! پاکستان میں بیشتر اخبار نکلے ہیں ، حکومت نے صوابدیدی اختیارات استعمال کئے ہیں - یہ علیحدہ بحث ہے کہ ان کو اختیار ہے یا نہیں لیکن انہوں نے ایسے اخبارات کو بھی جو جس دن لاہور سے نکلے ، حیدرآباد سے نکلے ، کراچی سے

نکلے ، اسی دن سے ان کو اشتہارات دیئے ہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اخبار کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے - اس کا جواب یہ دینا چاہیئے تھا کہ اس کو اس سوال کے جواب کے بعد سنٹرل میڈیا لسٹ میں شامل کر لیا جائے گا - اس کی بجائے یہ کہنا کہ اے بی سی سرکولیشن میں درج نہیں ، اے بی سی سرکولیشن کوئی چیز نہیں ہے ، یہ حکومت کے پاس صوابدیدی اختیارات جیسا کہ ہمارے فاضل ممبر صاحب نے فرمایا ، میں وزیر صاحب کے نوٹس میں لایا تھا کہ اس اخبار کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے - اس کو سنٹرل میڈیا لسٹ میں لانا چاہیئے تھا - اب صوبائی حکومت نے سفارش کی ہے گویا سنٹرل میڈیا لسٹ میں شامل ہوئے بغیر صوبائی حکومت اشتہارات نہیں دے سکتی -

سید طارق محمود : میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہم اس کو کنسڈر کریں گے اور میں نے خود اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ جو مقامی اخبارات ہوتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے - اگر یہ اے بی سی سرکولیشن میں بھی نہیں آئے گا تو ہم دوسرے طریقے سے اس کی مدد کریں گے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس اخبار کو اشتہارات نہ دینے کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کا نام " پختون " ہے اور اگر اس کا نام تبدیل کر دیا جائے تو آپ retrospectively اس کو اشتہارات جاری کردیں گے -

سید طارق محمود : جناب والا ! " پختون " ہمارے لئے اتنی ہی قابل احترام ہیں جتنے دوسرے سب لوگ -

جناب چیئرمین : شکریہ اگلا سوال نمبر 10 ڈاکٹر بشارت الٰہی -

PERSONS HELD FOR RANSOM

Q.10. *Dr. Bisharat Elahi: (on his behalf): Will the Minister for Interior be pleased to state:-

(a) the total number of persons being held for ransom by dacoits as on 15th April, 1991, with province-wise break-up;

(b) the number of persons released after payment of ransom

[Dr. Bisharat Elahi]

from 1984 to 1990 with year-wise break-up indicating also the total amount of ransom paid;

(c) the number of abducted persons killed because of non-payment of ransom from 1984 to 1990, with year-wise break-up; and

(d) the total number of cases of abduction for ransom registered by the police from 1984 to 1990, with year-wise break-up stating the number of persons recovered by the Police without payment of ransom?

Ch. Shujat Hussain: The information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as received.

PROMOTIONS IN GRADE 22

Q.14. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:-

(a) the names of the officers in BPS-21 who were promoted to grade-22 out of turn in the year 1990 indicating also their seniority in BPS-21; and

(b) the reasons for promotions made out of turn?

Chaudhry Amir Hussain: (a) According to section 9 of the Civil Servants Act, 1973 promotion of a civil servant is made in the case of a selection post, on the basis of selection on merit and in the case of a non-selection post, on the basis of seniority-cum-fitness. The posts in BPS-22 are selection posts and appointments to such posts are made on merit by the Prime Minister. Being selection posts

seniority is not relevant. As such, appointments made to posts in BPS-22 by selection on merit cannot be described to have been made out of turn. However, a list of officers in BPS-21 appointed to posts in BPS-22 during 1990 is attached as Annex-I.

(b) As stated above, the post in BPS-22 is a selection post in terms of section 9 of the Civil Servants Act, 1973 is filled on the basis of selection on merit.

Annex-I

NAMES OF OFFICERS IN GRADE-21 APPOINTED TO POSTS IN BPS-22 DURING THE YEAR 1990

Sl.No.	Name
Secretariat Group:	
1.	Mr. Sajjadul Hasan.
2.	Mr. S.R. Poonegar.
3.	Dr. Akhtar Hasan Khan.
4.	Ch. Shaukat Ali.
5.	Mr. Sultan A . Hameed.
6.	Mr. A. R. Siddiqi.
7.	Mr. Mazhar Rafi.
8.	Mr. Ahadullah Akmal.
9.	Mr. Muzaffar Ahmad.
10.	Mr. F. I. Malik.
11.	Mr. Tahir Zaheer Farooqi.
12.	Qazi M. Alimullah
13.	Mr. M. M. Usmani
14.	Mr. Muhammad Ahmad Sadick
15.	Mr. Abdul Karim Lodhi
16.	Mr. Imtiaz Ahmed Sahibzada

17. Mr. Khalid Javed

18. Late Mr. S.A.S. Ainuddin.

Accounts Group:

19. Mr. Mashkoor Ahmad Khan.

Customs and Exise Group:

2o. Mr. G. A. Jehangir.

District Management Group

21. Capt. (Retd.) Rahatullah Khan Jaraal.

22. Capt. (Retd.) Jamshed Burki.

23. Mr. A. B. Abdul Rasool Soomro.

24. Mr. Humayun Faiz Rasul.

25. Cdr. (Retd.) Afzal Ahmed Nase.

26. Mr. Pervez Ahmad Butt.

Police Service of Pakistan:

27. Mr. Kamer Alam.

28. Syed Salaman Khalid.

29. Mr. Dil Jan Khan.

30. Sardar Noor Elahi Khan Leghari.

31. Mr. Abdul Qayyum Khan

32. Mr. Nazeer Ahmed Malik

33. Mr. Zafar Iqbal Rathore

پروفیسر خورشید احمد : کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ سلیکشن کا میرٹ

کیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! گریڈ 21 سے 22 میں ترقی میرٹ پر ہوتی ہے - پروفیسر صاحب پوچھنا چاہتے ہیں کہ what is the merit? جناب والا!

Merit is efficiency and working of the officer.

اور اس کا سروس ریکارڈ ہوتاہے -

However, it is the discretion of the Prime Minister

کہ وہ کسی کو promote کر دے -

Mr. Chairman: Any other supplementary question?

Syed Abdullah Shah: I mean to say that it is not merit but purely the discretion of the Prime Minister, either merit or discretion.

پروفیسر خورشید احمد: میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ اگر میرٹ ہے تو میرٹ کے معنی تو یہ ہیں کہ ایک objective criterion ہے اور پھر اس کو spell out ہونا چاہیئے -

That the merit would be ascertained on the basis of so and so.

اگر ڈسکریشن ہے تو میرٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - یہ دو بالکل متضادباتیں ہیں اور میرٹ spell out ہونا چاہیئے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں اس پر تھوڑا سا تفصیل سے جواب دوں گاتاکہ بات سمجھ میں آجائے discreation is always used judically جناب والا! ان کا پوائنٹ بڑا valid ہے کہ میرٹ اور ڈسکریشن دو چیزیں ہیں - جناب والا! بعض ایسی چیزیں ہیں مثلاً گریڈ 17 سے لے کر 18 تک اور 18 سے 19 اور 19 سے 20 اور 20 سے 21 میں ترقی کے لئے ایک strict معیار ہے - جناب والا! جو بنیادی سروس ہوتی ہے وہ 17 سکیل کی گنی جاتی ہے یعنی اگر کسی آفیسر کو 17 سے 18 میں ترقی دینا ہو تو اس کے لئے ایک معیار یہ ہے کہ 17 گریڈ میں اس کی کم از کم 5 سال سروس ہو اور اس کی جو اے سی آر ہے اس پر 50 فیصد نمبر اس آفیسر نے لئے ہوں - 18 سے 19 میں ترقی کے لئے 17 گریڈ سے لے کر 12 سال کی سروس یعنی 5 سال 17 سکیل کے اور 7 سال 18 سکیل کے اسی طرح 17 گریڈ کی سروس سمیت 12 سال کی سروس ہو اور کم از کم 50 فیصد نمبر اے سی آر کے ہوں - 19 سکیل سے 20 سکیل کے لئے سکیل 17 سال کی

[Ch. Amir Hussain]

سروس ہو اور ستر فیصد نمبر ہوں - سکیل 20 سے 21 کے لئے 22 کی سال کی سروس ہو اور 75 فیصد نمبر ہوں - یہ ہے معیار جس کے تحت ترقی ہوتی ہے - 20 سے نیچے ترقی محکمانہ ترقیاتی کمیٹی کرتی ہے اور 20 سے 21 تک سینٹرل سلیکشن بورڈ کرتا ہے لیکن 21 سے 22 میں ترقی کے لئے ایسی کوئی کمیٹی نہیں ہوتی - صرف میرٹ دیکھ کر اس کو پروموٹ کیا جاتا ہے - یہ ضروری نہیں کہ ایک آدمی کی سروس زیادہ ہو تو اس کو ضرور پروموٹ کر دیا جائے - اس لئے اس میں سینیارٹی شمار نہیں ہوتی -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میرے سوال کا دوسرا حصہ یہ تھا جس کا جواب نہیں دیا گیا کہ 21 گریڈ میں ان کی سینیارٹی کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے یا نہیں یہ معلومات جواب میں شامل نہیں ہیں - پروموشن کے لئے یہ relevant ہے یا irrelevant یہ الگ مسئلہ ہے لیکن سوال میں مجھے یہ معلومات مطلوب تھیں کہ کتنے افراد کو پروموٹ کیا گیا ہے اور جنہیں پروموٹ کیا گیا ہے ان کی سینیارٹی پوزیشن 21 گریڈ میں کیا تھی وہ معلومات کم از کم آنی چاہئیں کہ کون کس پوزیشن میں تھا- پھر آپ یہ کہیں کہ ہم نے صوابدید استعمال کی یا میرٹ کو disregard کیا جو بھی آپ کہیں لیکن یہ معلومات ملنی چاہئیں -

چوہدری امیر حسین : میں سوال پڑھتا ہوں -

(a) " The names of the officers in BPS-21 who were promoted to grade-22 out of turn in the year 1990, indicating also their seniority in BPS-21".

میں نے چونکہ کہا کہ اس میں سینیارٹی شمار نہیں ہوتی اس لئے آؤٹ آف ٹرن کا سوال ہی پیدا نہ ہوا -

جناب چیئرمین : وہ صحیح ہے لیکن جو دوسرا حصہ تھا -

"also indicating their seniority in BPS-21."

جن کو آپ نے پروموٹ کیا ہے ان کی seniority بی پی ایس 21 میں نہیں دی گئی ان کا سوال یہ ہے -

چوہدری امیر حسین : ہاں ان کی یہ بات درست ہے یہ ہونا چاہیئے تھا پتہ نہیں کیوں پرنٹ نہیں ہوا - میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے تو جواب بھیجا تھا بہرحال 21 گریڈ میں ان کی سینیارٹی اور سروس کی مدت ، میں ایوان میں پیش کردوں گا -

جناب چیئرمین : جناب بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : انہوں نے دو کرائیٹریا بیان کئے ہیں ، ایک میرٹ اور دوسرے وزیر اعظم صاحب کی ڈسکریشن - میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میرٹ کا دائرہ کس حد تک ہے اور ڈسکریشن کا کس حد تک ہے - اگر ایک شخص کا میرٹ ہے تو پھر بھی ڈسکریشن پر اس کو مسترد کیا جا سکتا ہے - اگر ایک شخص کا میرٹ نہیں ہے تو پھر بھی ڈسکریشن پر اس کو سلیکٹ کیا جا سکتا ہے - اس میرٹ کو اور ڈسکریشن کو ذرا connect کیجئے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں نے گزارش کی تھی کی اس میں مدت ملازمت شمار نہیں ہوتی ویسے his working, efficiency and competency اوراس کا سروس ریکارڈ ، اس کی شہرت ان تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اس کو پروموٹ کیا جاتا ہے -

جناب چیئرمین : مطلب ان کا یہ ہے کہ یہ سارا کرائٹیریا ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ اس معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں وہ ڈسکریشنری ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : انہوں نے وضاحت نہیں کی یا میرے سوال کو نہیں سمجھا - انہوں نے کہا ہے کہ یا میرٹ ہے یا وزیر اعظم صاحب کی صوابدید ہے - ڈسکریشن تو اس وقت آتی ہے جب کوئی چیز پسند یا نا پسند کی ہو - اگر میرٹ ہے تو اس وقت بھی diseretation comes into play اور اگر میرٹ نہیں ہے تو then it also comes into play.

جناب چیئرمین : نہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ میرٹ ہے لیکن اس معیار کا فیصلہ کرنا کہ اس معیار پر کوئی پورا اترا ہے یا نہیں ، وزیراعظم کی ڈسکریشن پر ہے ، اس کے لئے کوئی بورڈ نہیں بنتا -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کوالیفیکشن ہے تو معیار پورا ہو گیا - مطلوبہ کوالیفکیشن اگر ہے تو پھر معیار پورا ہوگیا پھر ڈسکریشن کہاں ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! شاید میں اپنی بات کو واضح نہیں کر سکا - ایک

[Ch. Amir Hussain]

ہوتا ہے سلیکشن گریڈ اور ایک نان سلیکشن گریڈ - جناب والا! 21 میں جو آدمی جاتا ہے اس کی کوالیفکیشن پوری ہوتی ہے تو وہ ۲۱ میں جاتا ہے ، اس میں ایک چیز کو exclude کیا گیا ہے - وزیر اعظم جب اپنا اختیار استعمال کرتے ہیں تو مدت ملازمت کو چھوڑا جاتا ہے - باقی اس کی شہرت اور میرٹ کنسڈر ہوتا ہے اس کی efficiency, competency کو دیکھا جاتا ہے یہ اس کے پاس ڈسکریشن ہے اس کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا اگر مدت ملازمت ہو وہ factual بات ہوتی ہے - میں گزارش کرتا ہوں جس وقت اس کو پروموٹ کیا جاتا ہے تو اس کی مدت ملازمت کے علاوہ تمام چیزیں دیکھی جاتی ہیں پھر اس کو پروموٹ کیا جاتا ہے اور یہ اختیار وزیراعظم کو ہے -

جناب چیئرمین : بورڈ بھی کوئی نہیں بنتا - جی جناب

اخونزادہ بہرہ ور سعید : بس میں اتنا ہی کہوں گا -

ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۵ جناب فصیح اقبال صاحب -

F. G. EMPLOYEES FROM BALOCHISTAN.

Q.15. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the percentage of the Federal Government employees belonging to the Balochistan Province?

Chaudhry Amir Hussain: According to the census of civil servants conducted by the Establishment Division, the percentage of the government employees belonging to the Balochistan in PBS-1 to PBS-16 and PBS-17 and above against prescribed quota of 3.5 comes to 2.99 and 3.49 respectively.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال

سید فصیح اقبال : جناب اس میں پھر انہوں نے بلوچستان کا کوٹہ ۳۰۵ دیا ہوا

ہے - پچھلے سال اسی ہاؤس میں اسٹیبلشمنٹ کے وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ کا کوٹہ بڑھا دیا گیا ہے ۵۶۳ لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے پھر ۳۶۵ دیا ہے - دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ۲۶۹۹ کی کمی کو کیا وہ پوری کریں گے -

چوہدری امیر حسین : ہاں جناب کرینگے بشرطیکہ کوئی امیدوار ملازم ہونے کے لئے آئے تو سہی -

سید فصیح اقبال: بلوچستان کے لوگوں کو تو آپ نے بہت محروم رکھا ہے آپ وہاں جاتے ہی نہیں ہیں - جب سے ہم آئے ہیں تو ban کا شکار ہیں - پچھلے بیس مہینے بھی بلوچستان سے کوئی شخص ملازم نہیں ہو سکا اورجب سے آپ کی حکومت آئی ہے ملازمتوں پر ban لگا ہوا ہے - آپ نے کب بھرتی شروع کی ہے کہ وہاں سے لوگ آئیں - آپ کہہ رہے ہیں کہ بشرطیکہ وہ بھرتی کے لئے آئیں ، آپ بتائیے ہم ابھی آپ کو یہیں درخواستیں دے دیتے ہیں - مقابلے کے امتحان میں وہ لوگ آتے ہیں ------

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! کمی ملاحظہ فرما لیں کوٹہ ۳۶۵ ہے -

جناب چیئرمین : اسی لئے وہ کہہ رہے ہیں کہ کمی بہت ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب کمی نہیں ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : فصیح صاحب اس پر جھگڑا نہیں ہوتا - سوال پوچھیں انہوں نے جواب دے دیا ہے - غلط ہے تو اس کو چیلنج کرنے کا ایک طریقہ ہے -

سید فصیح اقبال : ہم اپنے حلقے میں جاتے ہیں تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں - آپ کہتے ہیں کہ اس پر جھگڑا نہیں ہوتا - ایک اظہار کا طریقہ ہے ------

جناب چیئرمین : مطلب یہ ہے آپ نے کہہ دیا کہ کوٹہ زیادہ ہے - وہ کہتے ہیں کہ نہیں تو میں جھگڑا اس اسٹیج پر نہیں کراؤں گا -

چوہدری امیر حسین : جناب یہ کوٹہ ۳۶۵ ہے - وہ ۲۶۴۹ پہلے ہی ہے پوائنٹ

[Ch Amir Hussain]

ون کی کمی ہے اور گریڈ ایک سے لیکر سولہ تک ۳۶۵ بنتا ہے - جناب والا ! اس کی وجوہات ہیں - بعض اوقات دور دراز کے صوبے سے لوگ یہاں آنا پسند نہیں کرتے یا وہ اپنے لئے feasible نہیں سمجھتے کہ وہ یہاں آکر چھوٹی نوکری کرکے اپنے اخراجات برداشت کر سکیں - جہاں تک گزٹیڈ پوسٹوں کا تعلق ہے وہاں پوائنٹ ایک کا فرق ہے جب وہاں سے درخواستیں آئیں گی تو وہ فرق دور کر دیں گے اور ہم اس بات کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ ہمارے بھائی وہاں سے آئیں اور یہ جو کمی ہے یہ بھی ہم انشاء اللہ پوری کرینگے - If we get them

جناب چیئرمین : یہ بھی دیکھ لیں کہ وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کا کوٹہ زیادہ بنتا ہے - جی جناب نصیر جوگیزئی صاحب -

ڈاکٹر نصیرالدین جوگیزئی : بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے لوگ اکثر یہاں پہنچ نہیں سکتے ہیں - اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب اسامیاں مشتہر ہوتی ہیں تو وہاں بروقت پتہ نہیں چلتا جب وہ درخواستیں بھیجتے ہیں تو اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ آخری تاریخ ختم ہو جاتی ہے - اس علاقے میں زیادہ اخباریں نہیں پہنچتی ہیں - ہمیں تفصیل مہیا کی جائے کہ جو کوٹہ ہمیں دیا ہوا ہے اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں وہ تفصیل ہمیں دی جائے کہ وہ کن کن پوسٹوں پر آئے ہوئے ہیں یہ ریکوائرمنٹ بھی بہت ضروری ہے - دوسرا فصیح صاحب نے کہا ہے کہ ایک سال سے وہ کہہ رہے ہیں کہ کوٹہ میں اضافہ ہوگیا ہے اوراب یہ ۵۶۵ ہوگیا ہے لیکن ابھی تک تو وہی سابقہ کوٹہ چل رہا ہے ، آخر یہ اضافہ کب ہوگا اوراس سے ہمیں کب فائدہ ملے گا - اس حکومت نے بھی اعلان کیا تھا کہ فوج میں بھی ہمارا کوٹہ ۲۰ فیصد ہوگیا ہے باقی پوسٹوں میں بھی کوٹہ ۵۶۵ ہو گیا ہے مگر ادھر پرانا ہی چلایا جا رہا ہے -

چوہدری امیر حسین : جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں لوگوں کو پتہ نہیں چلتا تو میں یہ تجویز کرونگا کہ جب ان کو مشتہر کیا جائے تو جو روزنامہ پورے ملک میں چلتا ہے اس کے علاوہ کم از کم ایک ایسے مقامی اخبار میں بھی مشتہر کیا جائے جو اس صوبے میں چھپتا ہو اور ترجیح اس بات کو دی جائے کہ اگرکوئی علاقائی زبان میں چھپتا ہو تو اس میں بھی اشتہار دیا جائے تاکہ ہمارا کوئی بھائی اسے پڑھنے سے رہ نہ جائے - جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے تو وہ میں نے گزارش کی ہے اگر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو میں وزارت سے کہتا ہوں کہ اسے دیکھے -

جناب چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب اس کا ازالہ تو ایک اور طریقے سے بھی ہو سکتا ہے یہ ٹھیک ہے کہ دور دراز کے علاقے کے رہنے والوں کے لئے مشکلات ہوتی ہیں اور یہاں ان کا گزارہ نہیں ہوتا لیکن ایسا بھی تو ہے کہ وفاقی حکومت کے محکموں کے دفاتر مختلف صوبوں میں بھی ہیں اگر ان کو وہاں پر تقرری کے لئے موقع دیا جائے تو اس سے آسانی پیدا ہو سکتی ہے بجائے اس کے کہ وہاں کسی اور صوبے کے لوگوں کو بھیجا جائے اور وہاں کے لوگوں کو کہا جائے کہ تم اسلام آباد آ جاؤ ،لاہور میں آجاؤ یا کسی اور صوبے میں - اس کا ازالہ حکومت اس طرح کرے اور ان بنیادوں پرغور کرے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! سوال تو نہیں یہ تجویز ہے ، میں وزارت سے کہوں گا کہ اس پر غور کرے -

Mr.Chairman: Any other question? So, this brings us to the end of the question hour.

PROMISED REPLIES

LOSS OF EQUIPMENT IN OPF

Q. 240. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that a contracting firm has deprived overseas Pakistanis Foundation of air-conditioning worth Rs.8000,000/-, if so, the action taken against those responsible for it?

REPLY

Mr. Ijaz-ul-Haq: OPF has not been deprived of any air-conditioning equipment/material.

RAILWAY LOCOMOTIVE FACTORY

Q.8 (6-3-91) *Mr. Bashir Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state;

i) When the Railway Locomotive Factory, under construction at Risalpur, is expected to become operational; and

ii) Whether any training facility exists in the NWFP to train engineering diploma holders to enable them to take up responsibilities in the factory when it is operational; if not, its reasons and the time by which such facility will be provided?

REPLY

Mir Hazar Khan Bijarani: Year-wise percentage deletion of munufacture of diesel electric locomotives in the Locomotive Factory, Risalpur, as per approved PC-1, will be as under:

Year	Percent indigenous Production
1st year	20%
2nd year to 4th year	30%
5th year	35%
10th year	50%(after completion of Phase-II)

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : کچھ وزراء کی جانب سے اطلاع ہے کہ وہ ایوان میں کسی وجہ سے شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

سردار محمد یعقوب ناصر صاحب ، میر ہزار خان بجارانی صاحب ، جناب اسلام نبی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ مختلف وجوہات کی بنا پر اس اجلاس میں فی الحال شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

جناب چیئرمین : جناب عبدالخالق خان بیماری کے سلسلے میں امریکہ تشریف لے گئے ہیں انہوں نے درخواست دی ہے کہ حالیہ اجلاس سے انہیں رخصت کی اجازت دی جائے ، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب نے کہا ہے کہ وہ ۱۱ اور ۱۲ مئی کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکیں گے - لہذا انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب طارق چوہدری صاحب کی جانب سے ٹیلیفون پر اطلاع موصول ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ وہ بھی اس اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گےانہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے- کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب کی جانب سے درخواست آئی ہے- انہوں نے کہا ہے کہ وہ اجلاس میں ۱۱ اور ۱۲ مئی کو شرکت نہیں کر سکیں گے- انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

Mr.Chairman: Now, we come to the privilege motions.
تین استحقاق کی تحاریک ہیں اور ایک ہی معاملے سے تعلق رکھتی ہیں - سہراب خان کھوسو صاحب ، جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب اور سید فصیح اقبال صاحب نے پیش کی ہیں - جناب سہراب خان کھوسو صاحب - (حاضر نہیں ہیں) اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب -

RE: NO ALLOCATION OF DEVELOPMENT FUNDS FOR SENATORS

Akhunzada Behrawar Saeed: "I beg to move that the proceedings of the House be stopped and the discriminatory action of the Federal Government with regard to development funds which have been granted to MNAs but the Senators have been neglected be discussed. This has caused the breach of privilege of the Senators and the House. This may be considered immediately".

جناب چیئرمین : جی جناب سید فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اخبارات کے مطابق حکومت نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کو ترقیاتی فنڈز مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور سینٹ کے اراکین کوترقیاتی فنڈز دینے کے بارے میں تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا - حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے -

جناب چیئرمین : کیا اسے اپوز کیا جا رہا ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! فنی وجوہات کی بنیاد پر میں اسے اپوز کرتا ہوں -

Mr. Chairman : What is the factual position?

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! اس کے بارے میں factual position پر میں بعد میں بات کروں گا - میں چاہتا ہوں کہ پہلے محرکین اظہار خیال فرمالیں -

جناب چیئرمین : جی بہرہ ور سعید صاحب ،

اخونزادہ بہرہ ور سعید : بہت شکریہ جناب والا ! اس سینٹ میں میرا چوتھا سال شروع ہے - پچھلے تین سال اس امید پر گذر گئے کہ شاید آگے چل کر کوئی ایسی

حکومت آئے گی جو پارلیمنٹ کے اراکین کی قدر کرے ،عزت کرے ، ان کی خدمات کو سراہے اور کم از کم سب اراکین پارلیمنٹ کو ایک سطح پر رکھے - ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور حکومت تبدیل ہوگئی - ہماری حکومت آگئی لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا - میں شکایت بھی کرتا ہوں ، گلہ بھی کرتا ہوں - ٹیلیفون کا معاملہ سامنے آیا تو ایم این اے حضرات کوترجیح دی گئی - ٹھیک ہے کہ ان کے پاس وہ ووٹ ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے جو کہ عدم اعتماد کے وقت استعمال ہوتا ہے - کاش وہ ووٹ ہمارے پاس بھی ہوتا تو آج ہم یہ تحریک استحقاق پیش نہ کرتے لیکن کیا ہماری سینیٹ کی اتنی ہی قدر و قیمت ہے - ہم نے جو اتنی خدمات سرانجام دی ہیں ، اتنی جدوجہد کی ہے ، اس کا یہ صلہ ہے-----

چوہدری امیر حسین : پوائنٹ آف آرڈر

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب ، پہلے میں تقریر ختم کر لوں -

جناب چیئرمین : پہلے ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیجیئے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ بات اس پر ہونی چاہیئے کہ ایڈمسیبلٹی کیسے بنتی ہے - میرٹ کے لحاظ سے تو آپ کے پاس بڑے وسیع اختیارات ہیں ، اس لئے میری گزارش ہوگی کہ ممبران صاحبان اپنے آپ کو ایڈمسیبلٹی کی حد تک ہی رکھیں -

جناب چیئرمین : جی جناب بہرہ ور سعید صاحب - ایڈمسیبلٹی کی حد تک بات کریں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اسی قسم کی تحریک یہاں پہلے ایڈمٹ ہو چکی ہے - اگر یہ مجھے اجازت دیں تو میں بات مکمل کر لوں - ایک مثل مشہور ہے کہ ایک شخص نے کسی سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے اس نے جواب دیا " خدا" پوری بات سنے بغیر دوسرے شخص نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا - اسلئے پہلے میری مکمل بات تو سن لیجئے -

جناب چیئرمین : کیا پہلے اس قسم کا سینیٹرز کا استحقاق تھا ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اس قسم کی ایک تحریک ٹیلیفون کے متعلق منظور ہوئی تھی -

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں کہ کیا پہلے یہ فنڈز ملتے تھے اور بعد میں واپس لئے گئے ۔

سید فصیح اقبال : یہ واپس نہیں لئے گئے تھے ، یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی میں پیش ہوا تھا ۔

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Sir, may I say something? These two privilege motions were admitted by this House and referred to the Privileges Committee of the House. The Privileges Committee in both cases held that it amounted to breach of privilege as it detracted from the credibility of the members of parliament as it concerned their constituencies, because they make promises that they will get their schemes executed. But at the last moment we discovered that the Senators are not given such funds. The Committee held that it amounts to breach of privilege because it detracts from the credibility of the members of parliament. Those reports were submitted to, and accepted by this House.

جناب چیئرمین : جی ، امیر حسین صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب پہلے میں اپنی گزارشات تو ختم کر لوں ۔

جناب چیئرمین : یہ تو ایڈمسیبلٹی کی بات ہے ۔ آپ ذرا ان کی بات سن لیں کہ وہ کیا کہتے ہیں ۔

سید فصیح اقبال : مجھے بھی کچھ کہنے دیجئے ۔

جناب چیئرمین : آپ کو بھی سن لیتے ہیں لیکن factual position کا تو پتہ چل جائے ۔

سید فصیح اقبال: وہ اپنی بات بعد میں بھی کر سکتے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید: چلو پہلے وزیر صاحب کو سن لیتے ہیں -

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال صاحب ، اگر آپ کچھ اس سلسلے میں کہنا چاہتے ہیں تو ارشاد فرمائیں -

سید فصیح اقبال: جناب والا! میری عرض بھی اسی امتیازی سلوک کے بارے میں ہے - پارلیمنٹ ، قومی اسمبلی اور سینیٹ سے مل کر بنتی ہے - جب پارلیمنٹ کے استحقاق کی بات ہو گی تو اس میں دونوں ایوان آتے ہیں - آپ نے پارلیمنٹ کے ایک حصہ کو مراعات دی ہیں ، میں انہیں مراعات نہیں بلکہ یہ کہوں گا کہ یہ ہمارا حق ہے - جب قومی ترقیاتی کاموں میں قومی نمائندوں کو شامل نہیں کرتے تو اس صورت میں آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پارلیمنٹ سپریم ہے - اسی طرح یہ سینیٹ کے وقار کا ایک مسئلہ تھا ، پچھلی دفعہ بھی انہیں ایسی مراعات سے محروم کر دیا گیا تھا کیونکہ ان کا تعلق ایک دوسری پارٹی سے تھا - اس لئے ہم نے اس وقت اعتراض کیا تھا ، اور اس معاملہ کو پھر استحقاق کمیٹی میں بھیجا گیا اور استحقاق کمیٹی نے فیصلہ کیا - میں یہ افسوس سے کہتا ہوں کہ اس کی ایڈمسیبلٹی تو ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ لوگ پارلیمنٹ کو بھی اہمیت نہیں دینا چاہتے - پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا یہ حق ہے اور یہ میں آپ کو بتاؤں کہ پاکستان کا ۲۰ بلین روپے کا بجٹ بیوروکریٹس کے ذریعہ بنتا ہے - جب مسلم لیگ کے صدر جناب جونیجو ، وزیراعظم تھے تو انہوں نے ایک پانچ نکاتی پروگرام شروع کیا تھا اور اس کے متعلق ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں بتایا گیا کہ ۹۵ فیصد یہ پروگرام بہتر طور پر چلایا گیا - یہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں بہتر طور پر چلایا گیا - پچھلی حکومت جب اقتدار میں آئی تو انہوں نے اس کو بند کر دیا - سینیٹ کے ممبروں کو فنڈز دینے بھی بند کر دیئے کیونکہ سینٹ کے اراکین کا تعلق اس پارٹی سے نہیں تھا - اس پر ہم نے کہا کہ اگر آپ ایم این اے ایز کو فنڈز دیتے ہیں تو سینیٹرز کو بھی یہ فنڈز دیئے جائیں - فنی وجوہ کی بنیاد پر یہ accept ہوئی - میرا خیال ہے کہ آپ ہی چیئرمین تھے جنہوں نے اس تحریک کو accept کیا تھا - اب استحقاق کمیٹی کے ایک فیصلے کے باوجود بھی اس حکومت نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی - ہمارے ساتھ انفرادی طور پر meetings ہوتی رہیں - اس بارے میں کیبنٹ میں اس وقت تک کوئی پندرہ سمریاں جاچکی ہیں - افسوس یہ ہے کہ کیبنٹ میں وہ کون سے فیصلے ہوتے ہیں جوپارلیمنٹ سے باہر ہوتے ہیں - پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ممبران کو ان کا حصہ دیا جائے تو پانچ ماہ گزرنے کے باوجود سینیٹرز کو کوئی ترقیاتی فنڈ نہیں دیا بلکہ جونیجو صاحب کے دور میں جو ترقیاتی فنڈ دیا گیا تھا وہ بھی صوبائی حکومتوں کے پاس freeze پڑا ہوا ہے -

[Syed Faseih Iqbal]

اس کے بارے میں بھی انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دوبارہ اس کمیٹی کے سپرد کریں یا کمیٹی کے پہلے فیصلہ پر عملدرآمد کرائیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا، ......

جناب چیئرمین : ابھی آپ تشریف رکھیں پہلے میں پتہ کر لوں کہ factual position کیا ہے ،اگر ضرورت پڑی تو آپ کو موقع دوں گا ۔ چوہدری امیر حسین ۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ۔ جناب والا ! ہم نے کبھی یہ سوچا تک نہیں کہ سینیٹ کا احترام نہ کیا جائے ۔ بلکہ سینیٹ نے جو قانون سازی کا کام اور دوسرا کام مثلاً تحاریک التوا ، تحاریک استحقاق اور سوالات کی صورت میں نمٹایا ہے اس کا ہمیں احساس ہے ۔ ہم اپنے سینیٹر بھائیوں کا بہت احترام کرتے ہیں ۔

جناب والا ! جہاں تک اس ادارے کا تعلق ہے ہم دستور کے تحت اسے ایک سپریم ادارہ سمجھتے ہیں اور ہم وہ غلطی نہیں دہرائیں گے جو ہم سے پہلے ایک حکومت نے کی تھی اور اس کے وجود تک کو چیلنج کر دیا تھا ۔ جناب والا ! ہم نے اس وقت بھی اس ادارے کا وجود تسلیم کیا اور اس ادارے کے وجود کو درست تسلیم کرتے ہوئے عدالت میں بھی یہ موقف اختیار کیا کہ یہ ادارہ آئین کے تحت قائم ہے ۔ کوئی قانون سازی ہو وہ ایوان بالا اور ایوان زیریں دونوں سے پاس ہونی چاہیئے ۔ اسے ہم نے تسلیم کیا ۔ پچھلے دور میں جب فنانس بل کی شکل میں بہت سے قوانین کو فنانس بل کا حصہ بنا کر ادارے کو قانونی سازی کے حق سے محروم کیا گیا ------

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ جو مسئلہ زیر بحث ہے ،اس پر بات کریں ۔ ایسی چیزیں آپ نہ گنوائیں ، اگرآپ یہ گنوائیں گے تو پھر ہمیں بھی موقع ملنا چاہیئے کہ ہم بھی ان کو گنوائیں ۔ ہم پرکوئی یہ احسان نہ جتائیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ نہ ہم نے آپ پر یہ احسان کیا ہے اور نہ کسی اور پر کیا ہے بلکہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی اپنا فرض ادا

کرتے رہیں گے - ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جو ایم این ایز کوسہولتیں ملتی ہیں وہ ہمیں بھی ملیں - اس بات سے اگر انکار ہے توآپ بھی ایک ایم این اے ہیں ، ہم کیا کہہ سکتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : میں نے چند ایک گزارشات صرف اس لئے کی تھیں کہ کہیں کوئی political discrimination تو نہیں ہو رہی جناب والا ! میرے خیال کے مطابق چونکہ یہ relevant بات ہے اس لئے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی political discrimination نہیں ہو گی - میرے خیال سے اس کو ہم استحقاق کی صورت میں نہ دیکھیں اس سے یہ بھی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ خدانخواستہ پتہ نہیں صرف نیشنل اسمبلی کے ممبران کو ہی کچھ پیسے دیئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے حلقہ میں کام کرائیں - جناب والا! اس سے عوام میں بھی بڑی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے ، عوام یہ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں قومی اسمبلی کے ممبروں یا سینیٹروں کو گورنمنٹ پیسے دے دیتی ہے جبکہ یہ حقیقت نہیں جناب والا ! میں اس کی وضاحت اس طرح کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں ان سے تجاویز لی جاتی ہیں اگر میرا حلقہ ہے یا میرے کسی بھائی کا حلقہ ہے تو وہاں کے لئے ان سے تجاویز لی جاتی ہیں ، پیسے نہ سینیٹروں کی جیب میں جاتے ہیں نہ ان کے کھاتوں میں جاتے ہیں نہ کسی ایم این اے کے کھاتے میں جاتے ہیں -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ہم بھی یہی مانگتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : چنانچہ یہ ایک ایسی غلط فہمی ہے جو کہ بعض اوقات جان بوجھ کر پھیلائی جاتی ہے چنانچہ ان کی تجاویز کو مقدم رکھتے ہوئے،ان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے سرکاری ایجنسیاں ان پرکام کراتی ہیں -۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قومی اسمبلی کے ممبروں کی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی اس میں یہ نکتہ اٹھایا گیا اورممبروں نے کہا کہ ان کی تجاویز کے مطابق ترجیحی بنیادوں پر تین دیہات میں بجلی فراہم کی جائے - ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں ہوسکا چونکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان قابل احترام ہیں اسلئے جناب والا ! جب کوئی فیصلہ کیا جائے گا تو میں متعلقہ وزارت سے کہوں گا کہ کسی قسم کی political discrimination روا نہ رکھی جائے - قومی اسمبلی کے ممبروں اور سینیٹر صاحبان کو یہ تجاویز دینے کا یکساں اختیار ہونا چاہیئے کہ ان کے حلقہ جات میں ان کی تجاویز کے مطابق حکومت وہ کام کرائے ، یہ میری گزارشات ہیں -

جناب چیئرمین :آپ کے کہنے کے مطابق قومی اسمبلی کے ممبروں کو یہ ....

چوہدری امیر حسین : ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا - ابھی تجویز ہے اور تجاویز تو جناب والا کئی ایک آتی ہیں اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے -

اخونزادہ بہرہ ور سعید :جناب میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ جو وزیر صاحب نے کہا کہ وہ ہماری بڑی عزت اور بڑا احترام کرتے ہیں ان کا شکریہ لیکن قول اور فعل میں بڑا فرق ہوتا ہے - یہ زبانی تو ہمارا احترام کرتے ہیں لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں - اس بات کی میں کھلی تردید کرتا ہوں کہ یہ تجویز ہے میرے ضلع میں صوبائی اسمبلی کے ۵ ممبر ایک جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ان کو تو صوبائی حکوت فنڈز دیتی ہے - ۲ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں جو دوسری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ان کو تو وفاقی حکومت دیتی ہے اور میں اکلوتا مسلم لیگی نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا رہا ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے پاس ممبروں کے چیک موجود ہیں - وزیر صاحب اگر اس سے انکار کریں تو پھر یہ سورج کے نکلنے سے بھی انکار کر سکتے ہیں - جناب یہ discrimination ہے - انہوں نے ہمارے ساتھ امتیازی سلوک کیا ہے - ٹیلیفون دینے کے بارے میں اس امتیازی سلوک کی بنا پر یہاں موشن لائے تب جا کر وہ بحال ہوئے - پھر اس کے بعد پی سی او دینے میں بھی یہی کیا - وعدہ کیا لیکن وہ ابھی وعدہ فردا ہے جو پورا نہیں ہوا - اب یہ تیسری شکایت ہے کب تک ہم یہ شکائتیں کریں گے - خدارا ہمیں یہ شکائتیں کرنے کا موقع نہ دیں - ہم اس کے عادی نہیں ہیں - کیجئے یہ اعلان ، کہ اس کے پاس ووٹ ہے اور آپ کے پاس ووٹ نہیں ہیں اس واسطے ہم آپ کو نہیں دیتے ہیں ، ان کو دیتے ہیں - ہم سر تسلیم خم کریں گے - لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ نہ بھولئے کہ ہمارے ہاں بھی دو تہائی اکثریت کی ضرورت پڑے گی اور پھر انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اپنی عزت کا بدلہ چکائیں گے - اس میں کوئی ٹیکنیکل غلطی نہیں ہے جناب یہ میرا حق ہے ، اگر ایم این اے کا ہے تو میرا بھی حق ہے - میں بھی پارلیمنٹ کا ممبر ہوں اس واسطے technicalities میں نہ جائیں - یہ تو وکیل رہ چکے ہیں ، میرے ساتھی وکیل صاحب ہیں - He should not take shelter behind the technicalities. Why should he?

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین ! میری اطلاع یہ ہے کہ ایم این اے حضرات کو فنڈ مل رہا ہے اور اس میں case to case مل رہا ہے - یہ میرے علم میں بھی ہے کہ چند لوگوں کو مل رہا ہے اور چند کو نہیں مل رہا ، اب یہ حکومت کی صوابدید ہے - مجھے ایک بات کا افسوس ہے کہ جو ۱۹۸۷ء کے فنڈز ہیں وہ صوبوں کے پاس ہیں جنہیں بیدردی سے خرچ کیا جا رہا ہے جبکہ پچھلی حکومت کے وزیر نے کمیٹی میں کہا تھا کہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں کام ۵۰ فیصد تک ہو چکا ہے اس کو مکمل کرنے کے لئے

فنڈز دیں گے اور جوکام ۵۰ فیصد نہیں ہوا اس کے لئے ہم نئے سال میں فنڈز دیں گے - جو ہمارے پیسے مختلف صوبوں میں موجود ہیں ، میں بلوچستان کی بات کرتا ہوں کہ چار کروڑ روپے ۸۷-۱۹۸٦ء کے پڑے ہوئے ہیں - وہ اب غیر قانونی طور پر دوسرے کاموں میں استعمال ہو رہے ہیں وزیر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ، استحقاق کی کمیٹی میں یہ کہا گیا تھا کہ کہ وہ کام شروع کرانے کے لئے ہم نے احکامات دے دیئے ہیں اور اس کے لیٹر سینیٹ کی وساطت سے ہمارے پاس موجود ہیں - ایک جگہ نہیں دو دو جگہ حکومت نے بد عہدی کی ہے - اس سلسلے میں آپ نوٹس لیں کہ نئے کاموں کے لئے توفیصلہ ابھی ہو گا لیکن جن کاموں کے لئے فیصلہ ہو چکا ہے ان کے ابھی تک فنڈز واگزار نہیں ہوئے -

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب نے جو پی سی او کا ذکر کیا مجھے اچھی طرح یاد پڑتا ہے کہ پچھلے مہینے کی ۱۱ تاریخ کو کھوسو صاحب نے یہ سوال اٹھایا اور بہرہ ور سعید صاحب نے بھی اس بات پر زور دیا تھا اور چوہدری شجاعت حسین صاحب نے حکومت کی طرف سے واضح یقین دہانی کرائی کہ آئندہ اجلاس سے پہلے پہلے یہ مطالبہ پورا کیا جائے گا - آج پہلا اجلاس شروع ہوا ہے بہت افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک اس یقین دہانی پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا - لہذا جناب آپ پوچھ گچھ کریں کیونکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

سید مظہر علی : جناب چیئرمین ! پی سی او اور ٹیلیفون لگانے کے لئے جو سینیٹرز کا استحقاق ہے جیسا کہ بہرہ ور سعید صاحب نے کہا ہے اس سے میرا خیال ہے سب متفق ہوں گے مگر آپ نے ایک اور بات بھی کہی کہ دو تہائی اکثریت کے لئے انہیں ہمارے ووٹوں کی ضرورت پڑے گی - اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ووٹ کو ایک پی سی او کنکشن سے منسلک کیا جا رہا ہے - میں دوسروں کے بارے میں تو نہیں کہتا لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میرا ووٹ اس سے مشروط نہیں ہو گا انشاء اللہ میرے ضمیر کے مطابق ہوگا -

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین ! اخبار میں پڑھا تھا کہ نیشنل اسمبلی کے ہر ممبر کو تین پی سی او کنکشن دیئے گئے ہیں اور جو کمی ہے اسکو گورنمنٹ اپنے طور پر پورا کردے گی - میرا خیال ہے کہ اس سال کے آخر تک ایسی تمام ضروریات پوری ہوجائیں گی - وزیر موصوف یہ فر ما رہے ہیں کہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا - اس سے بڑا ابہام پیدا ہوگیا ہے ایک طرف تو اخبارات میں بیان آ رہے ہیں اور دوسری طرف اپر ہاؤس میں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں -

جناب چیئرمین : ذاتی نکتہ ء وضاحت پر - بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب ہم ووٹ ضمیر کے مطابق دیتے ہیں اور ہمی کرتے رہے ہیں لیکن حضور میں نے یہ اشارہ اسلیئے کیا تھا کہ اگر اس بات کے ساتھ یہ فنڈز مشروط ہیں تو ہمارے پاس بھی یہ ووٹ ہے - یہ میں نے نہیں کہا کہ ہم ووٹ اسکے بدلے دیں گے - ہم نے پہلے بھی اسکے بدلے ووٹ نہیں دیئے اور اب بھی انشاء اللہ اسکے بدلے نہیں دیں گے محض انکو یاد دہانی کرائی کہ کبھی تو ہماری ضرورت پڑے گی آپ بھی ہمارے ساتھ ہونگے -

جناب چیئرمین : شکریہ - جی پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! دو اصولی معاملے اس بحث سے متعلق ہیں جنکی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں - اول یہ کہ اگر کوئی استحقاق کے قانون میں لکھا ہوا نہ ہو اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے سے create کر دیا جائے تو پھر اسکے بعد اسکی حیثیت ایک معروف استحقاق کی ہوجاتی ہے - یہی موقف پریولجز کمیٹی نے بھی اختیار کیاہے اور اس بات کو میرے علم کی حد تک سابقہ حکومتوں نے بھی تسلیم کیا تھا گو اس پر انہوں نے عمل نہیں کیا اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ اس اصولی بات کو ہمارے سامنے واضح ہونا چاہیئے -

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اگر کوئی استحقاق قومی اسمبلی یا سینٹ کے ارکان کے لیے create کیا جائے تو پھر اس میں امتیازنہیں ہونا چاہیئے صرف اس بنیاد پر کہ فلاں ایم این اے کا تعلق فلاں پارٹی سے ہے اور فلاں کا فلاں پارٹی سے ہے - اسکی حیثیت اس ایوان کے نزدیک ایک مقدس امانت کی سی ہے اور اس میں حکومتوں کو یہ بات رکھنی چاہیئے کہ یا وہ استحقاق create نہ کریں اور جب create کردیں تو پھر امتیاز نہ کریں ورنہ یہ بات بہت نامناسب ہوگی - یہ دو باتیں بنیادی ہیں انہیں آپ طے کر دیجیئے جہاں تک عملی معاملات کا تعلق ہے تو میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے suffer کیا ہے - اس لئے کہ ۱۹۸۵-۸۶ میں جو حق دیا گیا تھا، اس کے تحت کسی کو پیسہ نہیں دیا جاتا تھا صرف یہ ہوتا تھا کہ ہم تجاویز پیش کرتے تھے جنہیں وزارت منظور کرتی تھی - اب آپ یہ بتائیں کہ executing agency کون سی ہوگی - وہ ایجنسی میونسپل کارپوریشن ہوگی یا صوبائی حکومت - کوئی فرد اس کام کو نہیں کرتا کیونکہ کنٹریکٹ کے بعد کوئی پیسہ ہمیں نہیں دیا جاتا - ایک سال کراچی میں میری سکیم کے لئے فنڈز دیئے گئے اس کے بعد سے آج تک جتنے پراجیکٹس دیئے گئے جو منظور بھی ہوئے ، ان کے بارے میں وعدے بھی ہوئے کہ ہاں جن پر کام شروع ہے انہیں مکمل کریں گے لیکن پورے نہیں ہوئے - یہ ایک الگ چیز ہے - اصولی باتیں وہی دو ہیں اور ان کے بارے میں ، میں سمجھتا ہوں کہ جو موقف اختیار

کیا گیا ہے وہ درست ہے اور اصولی طور پر وزیر محترم کو ان دونوں باتوں کو تسلیم کرنا چاہیئے - باقی implementation دوسری چیز ہے - شکریہ !

جناب چیئرمین : شکریہ ! امیر حسین صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس میں strictly یہ نہ دیکھا جائے کہ استحقاق بنتا ہے یا نہیں بنتا - میں بھی نہیں چاہتا کہ یہ تحریک اس بنا پر رول آوٹ ہوجائے کہ استحقاق نہیں بنتا - بات صرف یہ ہے کہ تحریک استحقاق نہیں لانی چاہیئے - میں جناب والا! اس ایوان میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اور اب بھی کرتا ہوں کہ جب ایم این ایز کا معاملہ زیر غور آئے گا تو سینیٹر صاحبان کا بھی آجائے گا - اور کوئی discrimination نہیں ہوگی -

جناب چیئرمین : دو سینیٹرز نے categorically کہا ہے کہ allocation of development funds قومی اسمبلی کے ممبروں کو کی جارہی ہے - آپ نے صحیح کہا کہ کوئی پیسے نہیں ملتے صرف allocation of funds ہوتی ہے تاکہ وہ سکیم کو identify کر سکیں - تو یہ وضاحت بھی آپ نے کر دی ہے -

I have no reason to doubt their statement

انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس طرح ہوتا ہے - میرے خیال میں ان حالات کے پیش نظر مناسب یہی ہے کہ میں اس موشن کو in order قرار دوں تاکہ ہماری استحقاق کمیٹی اس معاملے پر مزید غور کرے نمبر (۱) آیا یہ ہے یا نہیں ہے ، نمبر (۲) اگر ایسی بات ہے تو کیا استحقاق بنتا ہے یا نہیں ،

So, in these circumstances, I am going to hold this motion in order and the privileges committee will go into this in detail. Next is Adjournment Motion.

جناب طارق صاحب غیر حاضر ہیں - نمبر ۴ بوستان علی ہوتی اور فصیح اقبال صاحب کی ہے - یہ ریلوے کے بارے میں ہے لیکن وزیر ریلوے موجود نہیں ہیں - ان کی درخواست آچکی ہے لہذا اگر آپ کی اجازت ہو تو اسے ان کے آنے تک ڈیفر کر دیا جائے - اس کے بعد ہے طارق چوہدری اور اشتیاق اظہر صاحب کی ، جاپانی سٹوڈنٹس کے بارے میں - یہ بھی وزارت داخلہ سے متعلق ہے - اس میں بھی یہ دقت ہے کہ ان کی والدہ کا آپریشن ہونے والا ہے - اس لئے وزیر داخلہ کو لندن جانا پڑ گیا - اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسے بھی ان کے آنے تک ڈیفر کر دیا جائے - ٹھیک ہے جی کیوں چوہدری صاحب ؟

چوہدری امیر حسین : یہ ان کے آنے پر ہی لی جائے - صوبے سے بھی معلومات لینی ہوں گی - اسلئے میری گزارش ہے کہ اسے ان کے آنے پر ہی لی جائے -

جناب چیئرمین : اچھا جی - اگلی تحریک جناب طارق چوہدری صاحب کی ہے - یہ ہے لاہور میں trafficking of women and children کے متعلق ، وہ خود موجود نہیں ہیں - اگلی ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب کی - نمبر ۱۵ -

LAPSES IN PATHOLOGY DEPARTMENT OF THE PAKISTAN HOSPITAL COMPLEX ISLAMABAD

چوہدری امیر حسین : اس کے لئے بھی یہی درخواست ہے کیونکہ وزیر صحت موجود نہیں ہیں -

جناب چیئرمین : کہاں گئے ہیں وزیر صحت صاحب -

چوہدری امیر حسین : وہ بھی ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں -

پروفیسر خورشید احمد : ویسے آج جس تھوک کے بھاؤ پر غیر حاضری کی بنیاد پر چیزیں ملتوی ہو رہی ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئیں -

چوہدری امیر حسین : ہو سکتا ہے جناب والا! میں اسے ٹھیک طریقے سے ہینڈل نہ کر سکوں - فائل میرے پاس ہے - میں اسے پڑھ کر بات کر سکوں گا -

جناب چیئرمین : بہرحال ان کی بات سن لیتے ہیں - تاکہ یہ نہ ہو کہ کوئی چیز بھی ----

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے جناب والا!

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب فرمائیں یہ تحریک التوا کیا ہے -

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

Prof. Khurshid Ahmed. I seek Mr. Chairman, leave of the House to move the following adjournment motion:-

It has been reported in the daily "Nawa-i-Waqt" Rawalpindi, 27th April, 1991, that due to certain serious lapses of the Pathology Department of the PIMS hospital several patients have died and others have suffered serious health hazards. Some very sensitive and sophisticated machines have not been used properly and false reports have been given endangering the lives of patients. This is a matter of urgent national importance and I seek the leave of the House to move that the normal business of the House be suspended to discuss this issue.

Ch. Amir Hussain: I oppose it.

جناب چیئرمین : جی جناب پروفیسر صاحب ذرا ایڈمسیبلٹی پر بات کریں -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو ہم اصل رپورٹ کو لیتے ہیں - رپورٹ یہ ہے کہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز جو ایشیا کے بڑے ہسپتالوں میں سے ایک ہے اور جسے ملک کے قابل فخر اداروں میں شمار کیا جاتا ہے، اس کے بارے میں یہ صورت حال سامنے آئی ہے - خصوصیت سے پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ جس کا کام خون ، پیشاب ، فضلہ وغیرہ کو ٹیسٹ کرنا ہوتاہے اور آپ کو معلوم ہے کہ مرض کی تشخیص ،کسی مریض کی کیا کیفیت ہے اور کیا ادویات اسے دینی ہیں ، اسے خون دیا جانا یا نہیں ان سب کا انحصار انہی رپورٹوں پر ہوتا ہے - اس کے لئے بہت ہی sophisticated مشینیں بھی منگوائی گئی تھیں لیکن ایک رپورٹ یہ ہے کہ کئی مہینے تک یہ مشینیں خراب پڑی رہیں اور بروقت انہیں درست کرنے یا مرمت کرنے کی کوشش نہیں کی گئی - دوسری بات یہ ہے کہ اب جب کہ مشینیں ٹھیک ہو گئی ہیں اس کے باوجود بھی جو رپورٹیں آ رہی ہیں وہ قطعاً تسلی بخش نہیں ہیں - ڈاکٹر نے یہ رپورٹ کیا ہے کہ متعدد مریض بروقت رپورٹ نہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

ملنے اور اس سے زیادہ بڑھ کر جو چیز مجرمانہ ہے کہ غلط رپورٹ ملنے کی بنیاد پر جاں بحق ہوگئے ہیں ، ان کا صحیح علاج نہیں ہوسکا - بتایا جاتا ہے کہ اگر خون کو بروقت ٹیسٹ نہ کیا جائے تو وہ blotted ہوجاتا ہے - بجائے اس کے کہ اسے بروقت ٹیسٹ کیا جائے صرف یہ رپورٹ آ جاتی ہے کہ blood received blotted اسی طریقے سے اس کا جو haemoglobin level ہوتا ہے اس پر اس کا انحصار ہوتا ہے کہ مریض کو خون دینا ہے یا نہیں - عالم یہ ہے کہ ایک رپورٹ میں بیان کیا جاتا ہے کہ خون کا لیول درست ہے لیکن دوسری رپورٹ میں اگلے دن بتایا جاتا ہے کہ خون کا لیول اتنا گر گیا ہے کہ ۱۳ فیصد جو نارمل ہے اس کے مقابلے میں ۵ فیصد ہے - ۵ فیصد کی یہ خطرناک صورت حال سامنے آتی ہے -

چوہدری امیر حسین : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : ذرا ان کو بیان کر لینے دیں پھر آپ وضاحت کر سکتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک التوا پر ہے ، میرٹ پر بات جناب والا! بعد میں ہوگی کیونکہ اگر یہ ایڈمٹ ہوگئی تو پھر بھی دو گھنٹے اس پر بحث ہونی ہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ رپورٹیں غلط ہوں گی لیکن اس وقت ایڈمسیبلٹی کی حد تک بات کر لیتے ہیں - اگر آپ اسے ایڈمٹ فرمائیں گے تو پھر میرٹ پر بات ہو جائے گی -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - آپ صحیح کہہ رہے ہیں - اس کی ایڈمسیبلٹی پر بات ہونی چاہیئے - معاملہ اہم ہے -

پروفیسر خورشید احمد : ایڈمیسیبلٹی کو ثابت کرنے کے لیے پہلی بات یہ بتانی پڑتی ہے کہ یہ مسئلہ کتنا اہم ہے اور اس کی اہمیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسانی جانیں خطرے میں ہیں - لوگ مر رہے ہیں ، غلط رپورٹیں مل رہی ہیں - اگر یہ بات درست ہے کہ ایک ہی مریض کے بارے میں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کی رپورٹ اور ہے اور اوریجنل رپورٹ اور ہے - ایک ہی مریض کے بارے میں دو دنوں میں ایک رپورٹ دوسری ہے اور تیسرے دن دوسری - یہ ساری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے - ایک serious lapse ہے اور کوئی محض اتفاقی یا exceptional واقعہ نہیں ہے - بلکہ ایک ایسی چیز ہے جو تسلسل کے ساتھ ہو رہی ہے جس کی بنا پر یہ معاملہ اہم بنتا ہے - میں سب سے پہلے اس کی اہمیت کو ثابت کر رہا ہوں - اگر واقعات درست نہیں ہیں تو میں

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

ہمیشہ اس کے لئے تیار ہوں کہ آپ اصل حقائق سامنے لائیے اور ہم نے اس کی مناسبت سے respond کیا ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کا تعلق وفاقی دارالحکومت سے ہے ۔ اس ادارے سے ہے جو براہ راست وزارت صحت کے ماتحت ہے ۔ اس لئے وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور وفاقی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس معاملے میں اگر کوئی کوتاہی ہو رہی ہے اور کوئی اس درجے کی خرابی ہو رہی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی قبول کرے اور اس کی اصلاح بھی کرے ۔ یہ چیز کہ یہ حالیہ واقعہ ہے ۔ اس کے لئے آپ کو یہ دیکھنا پڑے گا کہ یہ رپورٹ ۲۷ اپریل کو شائع ہوئی اور اسی دن میں نے اس رپورٹ کا نوٹس لیا اور یہ تحریک التوا آپکو پیش کردی ۔ جو موٹے موٹے اسباب ہیں ان میں سب سے اہم چیز بنیادی حقائق ہیں جن کی بنیاد پر قومی اہمیت انسانی اہمیت کا ، لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہونے کی صورت حال کا تعلق ہے ۔ دوسرے اس کاتعلق حکومت کے دائرہ اختیار سے ہے تیسرے اس کا تعلق اس چیز سے ہے کہ یہ فوری واقعہ ہے ۔ اب تمام وجوہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی تحریک ہے جسے بحث کے لیے منظور کیا جانا چاہیئے ۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ واقعاتی طور پر یہ ایک غلط بات ہے " نوائے وقت " کی ایک خبر کو بنیاد بنا کر یہ تحریک التوا پیش کی گئی ہے جناب والا!نوائے وقت میں جب یہ خبر چھپی تو

The Executive Director, Incharge of the PIMS Hospital Islamabad, wrote a letter to the Editor of daily Nawa-i-Waqt. This is with reference to the press report which appeared in the Nawa-i-Waqt on 27th April, 1991, that Mr. Zahid Awan, the Reporter, has published the news without verifying the facts mentioning vague and without any specific instance. You are advised to issue a contradiction as the news is creating unnecessary anxiety in the public.

چنانچہ اس کی بنا پر ۳۰ اپریل کو "نوائے وقت " نے اس کی تردید شائع کی لیکن تردید پھر غلط چھاپی گئی ۔ تردید یوں شائع ہوئی ہے ۔" ٹیکنیشنوں کی کمی سے بعض اوقات رپورٹیں غلط ہو جاتی ہیں ۔ مجموعی طور پر کم تعداد میں ہونے کے باعث نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا ۔ پی آئی ایم ایس ہسپتال کے ڈاکٹر شوکت ایم ملک نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی کے باعث شعبہ پیتھالوجی میں ٹیکنیشنوں کی کمی ہے جس کے باعث بعض اوقات رپورٹیں غلط بھی ہوجاتی ہیں تاہم ان رپورٹوں کی تعداد مجموعی طور پر اتنی کم ہوتی ہے کہ اس سے نقصان کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ ہسپتال سے متعلق شائع ہونے والی ایک رپورٹ کی

[Ch. Amir Hussain] .

وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں بعض مسائل کا ذکر کیا گیا ہے ۔اگرچہ انسان سے غلطی ہوجاتی ہے ۔ تاہم پتھالوجی کے شعبے میں یہ غلطی اتنی سنگین نہیں ہوتی کہ اس سے کسی کی جان کو خطرہ لاحق ہوجائے ۔ انہوں نے کہا کہ چار پانچ ماہ سے پتھالوجی کے شعبے میں ٹیکنیشنوں کی بہت زیادہ کمی ہے ۔ تاہم اس کمی کے اثرات کو بچانے کے لئے صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک ٹیکنیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں موجود رہتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ جہاں تک غیر معیاری ادویات کا تعلق ہے اس کی ذمہ داری وزارت صحت پر آتی ہے تاہم ہسپتالوں کی انتظامیہ غیر معیاری ادویات کی چیکنگ کرتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتال کی انتظامیہ نے کوئی ایسی غیر معیاری ادویات پکڑی ہی نہیں جن کی اطلاع وزارت صحت کو باقاعدہ طور پر دی جائے" ۔

یہ تردید چھاپی گئی لیکن یہ بھی انہوں نے غلط چھاپ دی ہے اس کے بعد جناب والا! انہوں نے اس اخبار کو اپنے وکیل کے ذریعے ایک نوٹس دیا اور جناب والا یہ نوٹس ہے جو انہوں نے ، مئی کو دیا ہے ۔ روزنامہ "نوائے وقت " کے پبلشر ، ایڈیٹر ، پرنٹر جناب زاہد اعوان کو دیا ہے ۔ جس میں انہوں نے یہ سارا کچھ لکھ کر مطالبہ کیا ہے ۔ جناب والا ! یہ بات لمبی ہے میں مختصراً پڑھوں گا

"You are therefore, called upon as under:

(a) to publish within 7 days of the receipt hereof a contradiction of the contents of the news item dated 27th April, 1991;

(b) to express regrets and tender unqualified apology on having published a news item which is totally unjustified, untrue, un-verified and highly damaging defamatory and scandalous;

(c) to publish the contradiction and an apology with the same prominence as the news item in question, failing which I have given instructions to my counsel to proceed, to lodge a complaint for defamation against you, the addressee i.e. the Publisher, Editor, Printers of the newspaper and the Reporter of

the news item in the criminal court who are all jointly and severally liable. I have also given instructions to proceed, to lodge a suit for recovery of Rs. 10 million as token damages for publication of news item in question against all of you and to claim all costs in this behalf tentatively assessed Rs. one lac."

جناب والا! دو اخبارات میں یہ خبر بھی چھپی تھی - ایک ہے " پاکستان ٹائمز " ۵ مئی ۱۹۹۱ء اور ایک ہے " آبزرور " یکم مئی ۱۹۹۱ ، جن میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس کے باعث کوئی موت واقع نہیں ہوئی ہے اور جہاں تک جناب والا! عملے کا تعلق ہے دن رات وہاں عملہ موجود رہتا ہے ، وہاں سپیشلسٹ ہیں چونکہ جس اخباری خبر کو بنیاد بنا کر فاضل سینیٹر صاحب نے یہ تحریک التوا اس ایوان میں پیش کی ہے اس کی تردید خود اس اخبار نے بھی شائع کی ہے اگرچہ غلط طور پر کی ہے - دو دوسرے اخبارات میں درست شائع ہو گئی ہے - قانونی نوٹس بھی دے دیا گیا ہے اور کوئی specific instance بھی نہیں دیا گیا کہ فلاں آدمی کی موت واقع ہوئی ، فلاں رپورٹ غلط ہے چونکہ یہ خبر baseless without substance تھی اس لئے ان وجوہات کی بنا پر میں جناب والا ! گزارش کرتا ہوں کہ یہ تحریک التوا نہیں بنتی -

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! سب سے پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس چیز کو وزیر موصوف نے بطور تردید پیش کیا ہے وہ تردید نہیں ہے ایک معنی میں توجیہ ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ۲۷ تاریخ کو رپورٹ میں وہ شامل ہے - میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں " اس ضمن میں جب ہسپتال کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ شعبہ پیتھالوجی میں عملے پر کام کا بوجھ زیادہ ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھار رپورٹ غلط بھی ہو سکتی ہے -" یعنی یہ الفاظ اسی رپورٹ کے اندر موجود ہیں اصل رپورٹ میں اس چیز کے موجود ہونے کے بعد تردید اور ڈاکٹر کا بیان غیر ضروری تھے -

دوسری بات یہ ہے کہ جو آپ نے نوٹس دلوایا ہے تو اس نوٹس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ بتائیے کہ اسکا جواب کیا دیا گیا ہے اور کیا اخبار نے اس کے جواب میں معذرت شائع کی ہے یا اپنے claim کو contest کیا ہے - تیسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں سے کوئی بھی مسئلہ نہ اتنا قانونی ہے اور نہ اتنا تکنیکی ، یہ انسانوں کی جانوں کے بارے میں ہے - وزارت صحت کا پہلا کام یہ تھا کہ اس خبر کے شائع ہوتے ہی independently انکوائری کرتے کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں بجائے اس

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے کہ مختلف فزیشن جو ہیں وہ اپنی اپنی expressions دیں - یہ آپ کا فرض تھا کہ آپ انکوائری کرتے ، یہ معلوم کرتے کہ مشینیں خراب رہی ہیں یا نہیں ۔اگر درست ہو گئی ہیں تو اس کے بعد رپورٹوں کی کیا صورتحال رہی ہے - آپ مریضوں سے انٹرویو کریں ، خاص طور پر وہ مریض کہ جو غلط رپورٹوں کی بنا پر خون کی تھیلیاں بازار سے لے کر آئے ہیں اور اس کے بعد انہیں کہا گیا کہ وہ تو رپورٹ غلط تھی ، اس خون کی ضرورت نہیں ہے - یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ رپورٹ کے اندر موجود ہیں - آپ انکوائری کروائیے اگر حقائق اس کے خلاف ہوں تو بہت اچھا ہے لیکن اگر حقائق خلاف نہ ہوں تو آپ کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کریں - تحریک التوا کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ حکومت کو ایسے معاملات کی طرف متوجہ کیا جائے جن سے لوگوں کی زندگیوں کا یا ملک کے مفاد کا تعلق ہو اور ان پر اس طرح بروقت نوٹس لیا جائے - یہ مقصد نہیں ہوتا کہ آپ لوگوں کو قانونی نوٹس دینا شروع کر دیں -

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmed seeks leave to move an adjournment motion based on a newspaper report published in the daily 'Naw-i-Waqt' dated 27th April, 1991, which relates to the Pathology Department of the PIMS Hospital Islamabad. No doubt, the allegations in the report are of serious nature but nevertheless,

1. the report does not deal with a single definite issue;

2. the lapses which have been mentioned are of continuing nature; and

3. the honourable Minister of State for Law, Justice and Parliamentary Affairs stated on the floor of this House that the newspaper's report quoted is incorrect, and the Chief Executive of the PIMS Hospital has already issued a legal notice to the newspaper questioning the veracity of the report.

In these circumstances, I do not feel that this is a fit matter for discussion through an adjournment motion and, therefore, this is ruled out of order.

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

پروفیسر خورشید احمد : نماز کا وقت ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین : نماز کتنے بجے ہو گی ۔

پروفیسر خورشید احمد: ساڑھے پانچ بجے ۔

جناب چیئرمین :ابھی تو پانچ بجے ہیں ۔ پروفیسر صاحب کی ایک اور تحریک ہے میرا خیال ہے وہ بھی لے لیتے ہیں ۔ یہ نمبر ۱۸ ہے ۔

چوہدری امیر حسین : وزیر صاحب نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب کی بات سن لیتے ہیں پھر جب وزیر صاحب آئیں گے ان کی بات سن لیں گے ۔ پروفیسر صاحب ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : جی مناسب ہے ۔

چوہدری امیر حسین : ہو سکتا ہے مجھے اپوز کرنا ہو تو اچھا نہیں لگے گا ۔ یا تو میں ٹیکنیکلی اپوز کر دیتا ہوں تا کہ بات ساری سامنے آ جائے ۔

جناب چیئرمین : ایسا کرتے ہیں کہ جتنا آپ کر سکتے ہیں کر لیں پھر اس کو ڈیفر کر دیں گے ۔

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے ۔

ii) RE:ISRAEL'S PLANNING TO ATTACK PAKISTAN'S NUCLEAR ESTABLISHMENTS

Prof. Khurshid Ahmed: I seek leave of the House to move the following adjournment motion:

"The statement of Mr. Yaser Arafat and of the Ambassador of

[Prof. Khurshid Ahmed]

Palestine in Pakistan has been reported in the press in which it has been highlighted that Israel is planning to attack Pakistan's nuclear establishments. This report has come from the people of highest responsibility and reveals a high security threat faced by Pakistan. This being an urgent important national matter I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this matter."

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب مختصراً بیان کریں گے کہ

How we can admit this adjournment motion اگر اسرائیل پلان کر رہے ہیں تو

ہمارا تو ڈیفنس کا concern ہو گا ۔ How it is the concern of Pakistan Government.

پروفیسر خورشید احمد : فطری بات ہے کہ دفاع کا اسی وقت مسئلہ پیدا ہوتا ہے جب offence کا خطرہ ہو اور اگر offence کا خطرہ اور aggression کا خطرہ کہیں سے بھی ان کو معلوم ہو تو وہ تو براہ راست پاکستان کا concern ہے اور جناب والا! میں اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا نیوکلیئر پروگرام ہمارے دشمنوں کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے اور وہ برابر ایسے منصوبے اور پروگرام بنا رہے ہیں جن کے نتیجے میں ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہے - اس کا ایک پس منظر ہے - اس دنیا میں یہ صرف سپر پاورز کا استحقاق ہے کہ کسی خاص ٹیکنالوجی پر ان کو خاص اجارہ داری حاصل ہو اور وہ اس کے لئے تیار نہیں کہ دنیا کے دوسرے ممالک بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور اپنے دفاع کے لئے اور اپنی توانائی کی ضروریات کے لئے اور اپنی دوسری ضروریات کے لئے فنی تحقیق کر کے اسے ٹیکنالوجی کے میدان میں ڈھال سکیں - یہ international discrimination امپیریلسٹ نظام کا ایک حصہ ہے اور پاکستان کو خاص طور پر اس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے - اس سلسلے میں ہندوستان اور اسرائیل یہ وہ دو ممالک ہیں جو استعمار کے آلہ ء کار کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں -

یہ بات محض ایک واہمہ نہیں ہے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ اسرائیل نے اس سے پہلے عراق کے نیوکلیئر ایسٹیبلشمنٹ کو تباہ کیا- ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ایران نے اس سمت میں قدم اٹھانے کی کوشش کی اسے کس طریقے سے بتاہ کرنے اور نیوکلیئر ٹیکنالوجی میں اسے پیچھے ڈالنے کی کوشش کی گئی - پاکستان کو نیوکلیئر ٹیکنالوجی سے محروم کرنے کی کوششیں مختلف طریقوں سے ہو رہی ہیں - اس پورے پس منظر میں یہ بات کہ اس وقت جو صورتحال مشرق وسطیٰ میں ہے اور ٹینشن کی جو کیفیت اس خطے میں ہے اسے

استعمال کرتے ہوئے اسرائیل انڈیا کے ساتھ مل کر پاکستان کے نیو کلیئر ایسٹیبلشمنٹ پر حملہ آور ہونے کے لئے پلان بنا رہا ہے - میں سمجھتا ہوں ہمارے محسن اور دوستوں نے جن میں یاسر عرفات اور دوسرے عالمی لیڈر شامل ہیں ، حال ہی میں سوڈان میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں ایک انٹرنیشنل پلیٹ فارم پر اس بات کا اعلان کیا ہے - ہمارے پاس اس بارے میں ٹھوس معلومات ہیں کہ یہ کچھ چیزیں کی جا رہی ہیں - اسے جب ہم اس بات سے relate کرتے ہیں تو اس وقت جس چیز کو نیو امریکن ورلڈ آرڈر کہا جا رہا ہے اس کا ایک بڑا بنیادی اصول یہ ہے کہ دوسرے ممالک کو de-militarize کیا جائے - اس میں نام لے کر شام، پاکستان اور ایران کا ذکر کیا جا رہے اور de-militarisation کی کوشش کی جا رہی ہے تا کہ یہ ممالک اس پوزیشن میں نہ ہوں کہ یہ اپنا دفاع کر سکیں - ہمیں وہ سپیئر پارٹس نہیں دیئے جا رہے جو ہمیں اپنے دفاع کے لئے درکار ہیں جس ملک سے ہم نیو کلیئر معاملات طے کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، اسے بلیک میل کیا جاتا ہے -

جناب چیئرمین : اس کی ایڈمیسبلٹی پر آئیں - یہ جو دھمکی ہے اس پر آئیں نیوکلیئر تو بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے -

پروفیسر خورشید احمد : میں سب سے پہلے یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک واہمہ نہیں ہے یہ ایک figment of imagination نہیں ہے بلکہ یہ ایک real threat ہے اور اگر یہ real threat ہے تو پھر اس کا تعلق پاکستان کی سلامتی سے ہے ، پاکستان کی سائنسی ترقی سے ہے ، پاکستان کی معاشی ترقی سے ہے ، اس کا تعلق پاکستان کی فارن پالیسی سے ہے ، اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے ، اس کا تعلق میری اور آپ کی زندگیوں سے ہے اور آنے والی نسلوں کے مستقبل سے ہے، اس لئے اس کی اہمیت ثابت ہوجائے گی لیکن پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ ایک real threat ہے اور اسی لئے میں نے آپ کے سامنے یہ باتیں رکھی ہیں - آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ جو نیوکلیئر کے سلسلے میں پالیسی اختیار کی جا رہی ہے اور خصوصیت سے ایک نیا دور جو اکتوبر ۱۹۹۰ء میں شروع ہوا ہے جس میں پاکستان کی معاشی امداد کو بند کرنے کے لئے نیوکلیئر معاملے کو استعمال کیا جا رہا ہے ، فرانس سے نیوکلیئر فیلڈ میں تعاون کے جو راستے پیدا ہو رہے تھے ان کو روکا جا رہا ہے ، چین سے آپ نے جو کام لیا ہے اس کے لئے چین کو سزا دی جا رہی ہے ، اس کے لئے most favoured nation کی جو کلاز ہے اسے ہم suspend کر دیں گے - یہ ساری چیزیں جب تک آپ اپنی نگاہ میں نہیں رکھیں گے - آپ اس بات کا حق ادا نہیں کر سکیں گے کہ real threat کیا ہے اور اس threat کی dimensions کیا ہیں اور ہمیں اس threat کا مقابلہ کیونکر کرنا چاہیئے - یہی وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر میں سمجھتا ہوں اس مسئلے پر ضرور غور کرنا چاہیئے -

جناب چیئرمین : شکریہ! چوہدری امیر حسین ۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! قبل اس کے کہ میں اپنی گزارش پیش کروں میں فاضل ممبر کا شکر گزار ہوں کہ وہ اس معاملے کو ہاؤس میں لائے ۔ بلاشبہ یہ بہت اہم معاملہ ہے ۔ یہ جو بیان آیا ہے یا جو threat آئی ہے اس کو ہم نے lightly نہیں لیا بلکہ ہم نے نیو کلیئر پلانٹ کے متعلق وہاں سے جو بیان آئے ہیں ان کی روشنی میں لیا ہے ۔ اللہ کے فضل سے ہم اس کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور پہلے بھی کی ہے اور کسی کو اللہ کے فضل سے ہمت نہیں ہو گی کہ وہ کوئی ایسی بات کرے ۔ جناب والا ! چونکہ یہ ایک sensitive matter ہے اور اس کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ یہ بیان Ambassador کی طرف سے یا یاسر عرفات صاحب کی طرف سے آیا یہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ان تک جو message اس ایوان کی وساطت سے پہنچنا تھا وہ بھی پہنچ جائے گا ۔ میں اس کی اہمیت کو سمجھتا ہوں اور اس سے زیادہ اہم شاید کوئی اور معاملہ نہ ہو لیکن جناب والا صرف ایک گزارش کروں گا اور رول ۷۵ (ایم) کا حوالہ دوں گا ۔

75(m) it shall not raise discussion on a matter which in its nature is secret or sensitive.

اس بنا پر میں گزارش کروں گا کہ وہ باتیں کہیں disclose نہ ہو جائیں جو secret ہیں بہرحال ہم نے اس کو lightly نہیں لیا ۔ پہلے بھی اور ان کے بیانات کے بعد مزید we are conscious of it اس بنا پر میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پر اصرار نہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب ، ان کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اس چیز کو lightly نہیں لیا اور تمام اقدامات جو تحفظ کے لئے ، دفاع کے لئے ہونے چاہیئے تھے وہ کر دیئے ہیں لیکن ان کی تفصیل بتانا غالباً مناسب نہیں ہو گا ۔ ویسے یہ رول نہ بھی ہوتا تو ہم سب اس کی اہمیت کو جانتے ہیں تو ان حالات میں would you like to press this motion?

پروفیسر خورشید احمد : پارلیمان کی زندگی میں ایک روایت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت بھی کچھ سبق سیکھے اور وہ روایت یہ ہے کہ ایسے معاملات میں حکومت کی طرف سے ایک مختصر لکھا ہوا بیان پڑھ کرسنا دیا جاتا ہے جس سے وہ message ساری دنیا کو convey ہو جاتا ہے جو ہم convey کرنا چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہم

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

اسے یہاں لائے ہیں اور حکومت کے نمائندوں کو میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جب انہیں یہ نوٹس ملا تھا تو ان کو یہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے تھا - ماضی میں ہمارے تمام وزرائے خارجہ بھی راستہ اختیار کرتے رہے ہیں اور یہی نہیں انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں یہ روایت ہے کہ اس قسم کے مسائل کے لانے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ کوئی لمبی بحث کی جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ message فوری طور پر convey کر دیا جائے - ان کے لئے ایک statement بھی دیا جاتا ہے لیکن وزیر موصوف نے یہ راستہ اختیار نہیں کیا اگر وہ اگلے سیشن میں اس پر statement دے دیں تو میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا -

جناب چیئرمین : انہوں نے بنیادی طور پر تو کہہ دیا ہے

We have taken all possible measures for the defence of these hostilities. We have not taken the statement lightly but we are not in a position to disclose the exact nature of that defence because it is a secret and sensitive matter.

پروفیسر خورشید احمد : کوئی چاہتا بھی نہیں ہے کہ اس کو disclose کیا جائے - آپ نے خوبصورت الفاظ میں ان کے جواب کو رکھا ہے اس کے لئے ہم آپ کے ممنون ہیں - لیکن میرا خیال ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس چیز کے اوپر دنیا کی پاورز کو اور خاص طور پر وہ لوگ جو ہمارے خلاف سازشیں کر رہے ہیں ، ان کو clear message بھیجا جائے -

جناب چیئرمین : بہر حال یہ آ جائے گا -

So, I think you are not pressing it?

Prof. Khurshid Ahmed: No, Sir.

Mr. Chairman: So, this is not pressed in the light of the statement of the honourable Minister. I think, we will break for prayers now. So, this House is adjourned to meet again after prayers at 5.45 p.m.

[The House then adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair]

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی پروفیسر صاحب فرمائیے -

پروفیسر خورشید احمد: ہاؤس میں کوئی منسٹر صاحب نہیں ہے - گو کہ ٹیکنیکلی کورم پورا ہے لیکن معنوی اعتبار سے کورم پورا نہیں ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پھر آپ کارروائی کیسے جاری رکھ سکتے ہیں جبکہ گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ یہاں نہیں ہے -

پروفیسر خورشید احمد : لیڈر آف دی ہاؤس سے رائے لی جا سکتی ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد علی خان -

جناب محمد علی خان : جناب والا! اس سے قبل متعدد بار چیئرمین صاحب کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ سینیٹ اپر ہاؤس ہے ، پروٹوکول میں یہ قومی اسمبلی سے آگے ہے ، یہ ایک بہت ہی اہم ادارہ ہے - وزراء کو چاہیئے کہ وہ ضرور بالضرور یہاں تشریف لایا کریں لیکن یہ حال آپ خود دیکھ رہی ہیں کہ ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ساری کرسیاں خالی ہیں حالانکہ چیئرمین صاحب نے متعدد بار وزراء کو بتایا بھی ہے کہ وہ اس ایوان کی کارروائی میں ضرور حصہ لیا کریں اور وقت کی پابندی کیا کریں - یہ بات ہم نے کیبنٹ تک بھی پہنچا دی ہے اور انہوں نے بھی اپنے وزراء کو یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ اس ایوان کی کارروائی میں ضرور بالضرور حصہ لیا کریں لیکن میں حیران ہوں کہ یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی ہے اور آج تک یہ بات کسی نے سنی نہیں ہے اگر سنی ہوتی تو یقیناً اس پر عملدرآمد کرتے اگر کوئی دوسری پارٹی ہوتی یا اپوزیشن والے ہوتے تو وہ کہتے کہ ہم

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

واک آوٹ کرتے ہیں - یہ بری بات ہے ، حکومت ہماری ہے ، اس ایوان میں خدا کے فضل سے ہماری غالب اکثریت ہے لیکن ہم صرف ایک ہی بات کہہ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کے ذریعے سے ہم ان کی خدمت میں دوبارہ ، سہ بارہ ، اور مکرر عرض کریں گے کہ وہ وقت کی پابندی کریں اور سارے وزراء یہاں پر تشریف لایا کریں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد علی ہوتی صاحب ، آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ صرف سینیٹ کے ساتھ ہی نہیں ہو رہا ہے ، آج کل قومی اسمبلی میں بھی یہ شکایت ہے لیکن پھر بھی میں سمجھتی ہوں کہ یہ سینیٹ کے ساتھ زیادتی ہے - اس لئے میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وزراء ایوان میں حاضر ہوا کریں - میں پہلے بھی یہ message بھیج چکی ہوں اور اب دوبارہ یہ message وزیراعظم کے پاس بھیجنا چاہتی ہوں کہ اگر وہ اس پارلیمانی نظام کوچلانا چاہتے ہیں تو اپنے وزیروں کو یہ ہدایت کردیں کہ وہ کم از کم ان دو ایوانوں کے کام میں دلچسپی لیا کریں - یہ اجلاس تو کافی دنوں کے بعد ہوا ہے - شکریہ !

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر -

میڈم ڈپٹی چیئرمین: جی فرمائیے -

سید فصیح اقبال :میں جناب اپنے دوست محمد علی خان صاحب کی تائید کرتا ہوں - اسی سلسلے میں ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ اجلاس بلایا جاتا ہے تو کیا اسی دوران یہ ضروری ہوتا ہے کہ قومی اسمبلی کا بھی اجلاس ہو - وہاں تو کورم ٹوٹتا ہے خدا کا شکر ہے کہ یہاں بھی ایسا کوئی موقع نہیں آیا - کیا حکومت یہی چاہتی ہے کہ اسکا کورم بھی ٹوٹا کرے - جب وزراء نہیں ہوں گے تو اجلاس کیسے چلے گا - وزراء قومی اسمبلی میں مصروف ہیں - آپ نے دیکھا کہ تین وزراء کے علاوہ باقی وزراء نے اپنی غیر حاضری کی درخواستیں بھی نہیں دیں - وہ لوگ کہاں ہیں جو پارلیمنٹ کو سپریم کہتے ہیں اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ اجلاس بلانے سے پہلے ممبروں سے بھی پوچھا جائے - اگر حکومت نے آئندہ ایسا اجلاس بلایا جس میں وہ خود کوئی دلچسپی نہ لے گی تو ہم لوگ بھی کوئی دلچسپی نہیں لیں گے - یہ کیسا اجلاس ہے کہ جب گورنمنٹ بزنس کا وقت آئے تو وزراء نہ ہوں - وہ کہیں کہ ہم قومی اسمبلی میں ہیں بیک وقت دونوں کا اجلاس کرنا میرے خیال میں دانشمندی نہیں ہے اس سے ہمارا بھی وقت ضائع ہوتا ہے اور قوم کا پیسہ بھی ضائع ہوتا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فصیح اقبال صاحب - آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ ابھی وزیر قانون نے پیغام بھیجا ہے کہ وہ تھوڑی دیر میں یہاں آرہے ہیں - اس وقت قومی اسمبلی میں کوئی موشن زیر بحث ہے - بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کا کوئی نمائندہ بھی یہاں موجود نہیں ہے -

سید فصیح اقبال : آپ یہ اخباروں کے ذریعے وزیراعظم کو پیغام دے رہی ہیں یا کوئی ہدایت نامہ جاری کریں گی -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں جی میں نے اخباروں کے ذریعے کبھی کوئی کام نہیں کیا ....

جناب عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر چیئرمین صاحب ! میری گذارش یہ ہے کہ مجھے سینٹ میں تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے - ہر چیز کے لئے کوئی ایک قاعدہ مرتب کیا جاتا ہے بڑی حیرانی کی بات ہے ایک سڑک پر چلنے والا آدمی تھوڑی سی سوجھ بوجھ رکھنے والا آدمی بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ دونوں ایوانوں کا اجلاس بیک وقت رکھ دینا ایک ایسا جواز پیدا کر دیتا ہے تو یہ کیوں نہیں کیا جاسکتا کہ دونوں ایوانوں کے اجلاس اس طرح رکھے جائیں کہ ایک صبح اور دوسرا شام کو رکھ لیا جائے - دونوں کے بیک وقت اجلاس رکھ دینا ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ incentives دینے کے مترادف ہے ہم اسکی کوئی لائن ہی نہیں بنا سکے ہیں آگے تو بہت سارے لوازمات ہیں -

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی لالیکا صاحب -

ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزئی : پوائنٹ آف آرڈر - جب حالت یہ ہو کہ حکومت کے وزراء حاضر نہیں ہوتے تو آپ ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی بھی کر سکتے ہیں -

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : میں ابھی ہی ہاؤس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اگر ہاؤس کی مرضی ہو تو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کردوں -

سید فصیح اقبال : جیسے لالیکا صاحب نے کہا ہے ملتوی کریں یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے - آپ پیغام کب تک بھیجیں گی وہ وہاں مصروف ہیں اسلئے بالکل ہاؤس ملتوی ہونا چاہیئے۔

i) Re: SUFFERING OF PATIENTS INCREASED AND DEATHS CAUSED DUE TO CERTAIN LAPSES OF PATHOLOGY DEPARTMENT IN PIMS ISLAMABAD

متعدد معزز اراکین : کل تک ملتوی کریں -

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : اگر آپ حضرات کی یہی رائے ہے تو میں اجلاس کو کل صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کرتی ہوں -

---

[The House then adjourned to meet again at ten thirty of the clock in the morning on Sunday, the 12th of May, 1991].

PCPPI—832(92) Senate—7-7-92—300.